7116

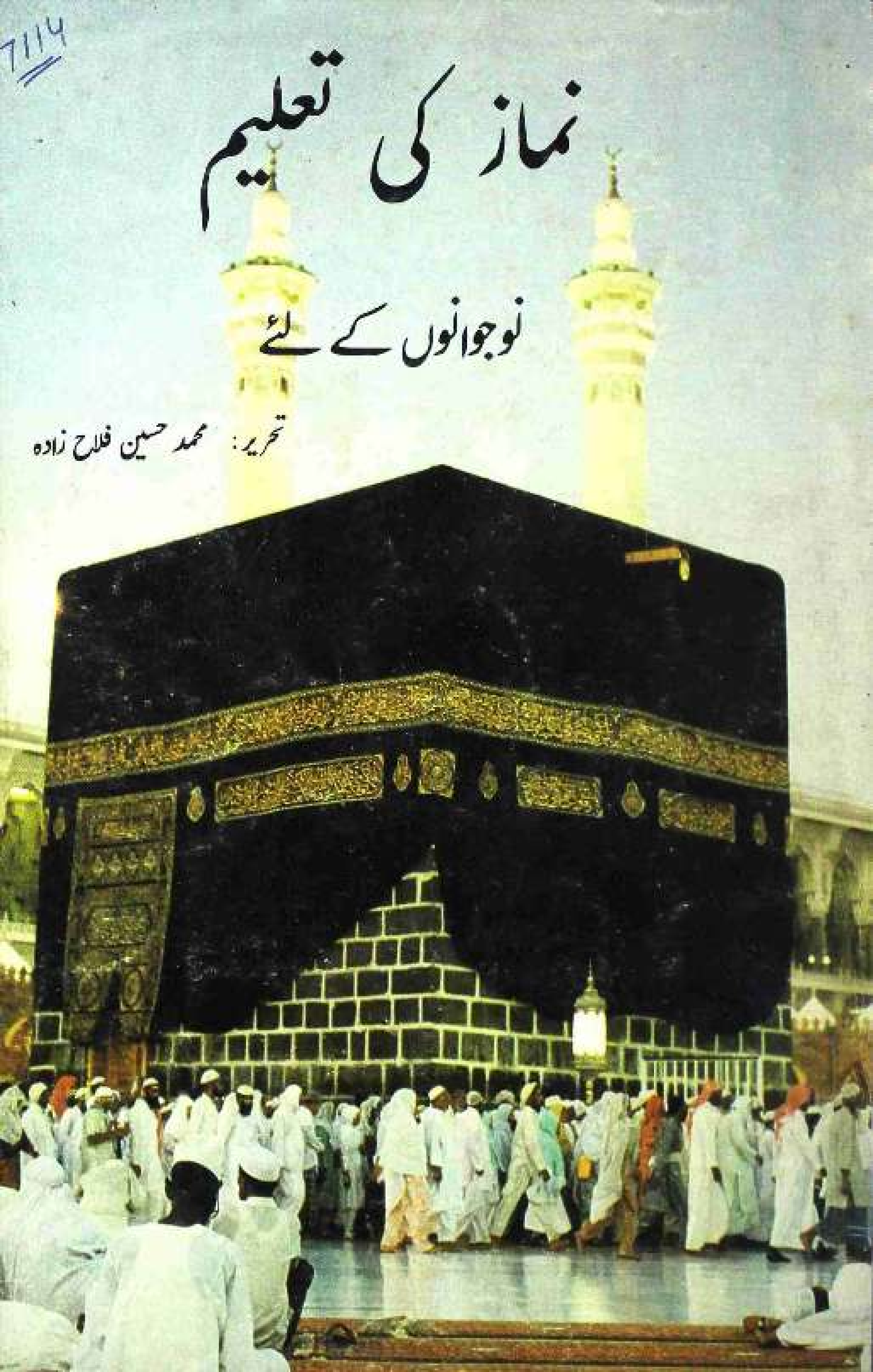

نماز کی تعلیم

نوجوانوں کے لئے

تحریر: محمد حسین فلاح زادہ

Acc No. 7114
D.D. Class
NAJAFI BOOK LIBRARY

نماز کی تعلیم

نوجوانوں کے لئے

تحریر: محمد حسین فلاح زادہ

مطاف پبلشرز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

مصنف: محمد حسین فلاح زادہ
ناشر: مطاف پبلشرز
قیمت: ۲۰ روپیے

الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں روی زمین پہ اقتدار
دیدے تو (بھی) یہ لوگ پابندی سے نمازیں ادا کریگے۔

(سورہ الحج، آیت ۴۱)

ان نوجوانوں کے لئے پیش خدمت ہے جنھوں نے
اپنی جان کو نماز کے قیام کے لئے قربان کر دیا۔

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الذین یبلغون رسالات اللہ و یخشونہ و لایخشون احداً
الا اللہ و کفی باللہ حسیباً۔ (سورہ احزاب)

اسلام ادیان الہی میں سے سب سے کامل اور حیات بخش دین ہے، جو اپنی چودہ سو سالہ تاریخ میں بہت سے نشیب و فراز سے گزرنے کے بعد یہ ثابت کرچکا ہے کہ وہ پہلے کی طرح اب بھی ثابت و استوار ہے۔ اس نے انسانی معاشروں کے تمام شعبوں میں اپنے وجود کو منوایا ہے۔

وہ پیشرفت اور ترقی جو وحدت مسلمین اور لائق رہبری کے سائے میں مسلمانوں کو نصیب ہوئی تھی، وہ کچھ مدت کے بعد ایک رہبر کی ہدایت سے محرومیت اور رہبری میں ضروری صلاحیت کے فقدان کی وجہ سے تنزل کا شکار ہوگئی اور یوں دین اور انسانیت کے دشمنوں کے لئے میدان خالی ہو گیا۔

علماء اسلام نے اس تمام مدت میں پوری کوشش کی کہ مکتب الٰہی کو زندہ رکھیں اور اس راہ میں انہیں بہت سے مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علم و ایمان کے مجسم ان بزرگ علماء کی یہ عظیم جدوجہد عصر حاضر میں آہستہ آہستہ ثمر آور ہو رہی ہے اور پوری دنیا پر حاکمت دین کے سلسلے میں خدائے قادر متعال کی خوشخبری کے وقوع پذیر ہونے کی نوید سنا رہی ہے۔ اس دور میں جب خالص اسلامی ثقافت پر شرق و غرب کی استکباری طاقتیں حملہ آور ہیں تمام مسلمانوں اور بالخصوص نوجوان نسل کے لئے احکام و معارف الٰہی کو سیکھنے کی ضرورت و اہمیت سب پر واضح و آشکار ہے۔

ادارہ "مطاف پبلشرز" جس کا ہدف رسالت الٰہی کی تبلیغ اور دشمن کی ثقافتی یلغار کو روکنا ہے، چاہتا ہے کہ اس راہ میں قدم بڑھائے۔ موجودہ کتاب اس سلسلے میں کی گئی کوششوں کا ایک ثمر ہے، امید ہے ارباب معرفت اسے پسند فرمائیں گے۔

من اللہ التوفیق

مطاف پبلشرز

فہرست

پیش لفظ	۹
ہم نماز کیوں پڑھیں	۱۳
ہم نماز کیسے پڑھیں	۱۶
اقسام نماز	۱۶
نماز کی رکعتیں	۱۹
نماز کس پہ واجب ہے	۲۱
سن بلوغ	۲۲
پنجگانہ نمازوں کا وقت	۲۳
خاص موقعوں پہ واجب ہونے والی نمازیں	۲۷
نماز کی تیاری	۲۹
وضو	۲۹
وضو کیسے کریں	۳۰

وضو کے احکام	۳۸
وضو جبیرہ	۴۰
غسل	۴۴
غسل ارتماسی	۴۸
تیمم	۴۹
نماز پڑھنے کی جگہ اور نمازی کا لباس	۵۴
قبلہ	۵۹
اذان	۶۳
اقامت	۶۶
آغاز نماز	۶۸
قرائت	۷۱
رکوع	۷۳
سجدہ	۷۴
دوسری رکعت	۷۷
قنوت	۷۷
تشہد	۸۰
تیسری رکعت	۸۲
چوتھی رکعت	۸۴
جو چیزیں نماز میں مستحب ہیں	۸۷
تعقیبات نماز	۸۸
نماز کا ترجمہ	۹۰

نماز جماعت	۹۵
نماز جماعت کے احکام	۹۸
نماز جمعہ	۱۰۱
نماز جمعہ کے احکام	۱۰۳
مسافر کی نماز	۱۰۷
نماز آیات	۱۱۰
نماز میت	۱۱۳
مستحب نمازیں	۱۱۶
روزانہ کے نوافل	۱۱۶
نماز شب	۱۱۷
خود کو آزمائیے اور انعام لیجیے	۱۱۹

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کے حقیقی اور بنیادی ستونوں میں سے ایک نماز ہے۔
نماز، اہل ایمان کے پرکھنے کا معیار اور پرہیز گاروں کی معرفت کا پیمانہ ہے۔
نماز، دین کا لہراتا ہوا پرچم اور نمازی سایہ الہی میں پناہ گزیں افراد ہیں۔
نماز، عظیم ترین عبادت اور اہم ترین فریضہ ہے۔

روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ کر کسی دوسرے شخص کی تعریف کرتا ہے، تعریف و توصیف سننے کے بعد حضرت نے سوال کیا: اس کی نماز کا کیا حال ہے؟ * یعنی اس فریضہ کی انجام دہی میں کس قدر کوشش کرتا ہے؟ ان تمام نیکیوں کا دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ کس قدر نماز کی اہمیت کا قائل ہے۔

---

* وسائل الشیعہ، ج ۳، ص ۲۱

اس الہی فریضہ کی انجام دہی کے سلسلے میں جس قدر بھی کوشش کی جائے کم ہے، بلکہ اسلامی مفکروں اور مکتب حق کے شیدائیوں حتی باطل کے مقابلہ میں نبرد آزما مجاہدوں کی کوششیں یہی رہی ہیں کہ یہ عظیم عبادت قائم و دائم رہے، بنابریں، نماز کی اہمیت کی طرف نئی نسل کی توجہ، تشویق و ترغیب، ان کی ہدایت و مدد بلکہ ان کو نماز سیکھنے اور نماز پڑھنے کی طرف ابھارنا اسلامی معاشرہ اور سماج کی سعادت و خوشبختی سے دلچسپی رکھنے والے تمام افراد کا فریضہ ہے، لہذا ہم پر بھی فریضہ عائد ہوتا ہے کہ اسلام کے اس ستون اور عملی اصل کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں، اور اس موضوع پر کتابیں اور رسالے مرتب کریں، قصے اور کہانیوں کے انداز میں نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالیں، پوسٹر، پینٹنگ اور تصویروں کے ذریعہ بلکہ ہر مناسب انداز سے نئی نسل کو جو آج کھوکھلی اور بے مقصد فکروں اور خیالوں میں گم ہے کعبہ ایمان کی طرف دعوت دیں، تاکہ ہر زمین و زمان سے تکبیر کی آواز بلند ہو، اور نماز کی روح ہمیشہ زندہ و برقرار رہے۔

اگرچہ اب تک اس راہ میں مفکروں اور مصنفوں نے بہت زیادہ زحمتیں اٹھائی ہیں اور اپنے اپنے اعتبار سے سبھی مفید اور قابل ستائش ہیں، لیکن شاید یہ تحریر جو جدید طرز پر تیار کی گئی ہے جوانوں میں نماز کی تعلیم و ترغیب کے لئے زیادہ مددگار ثابت ہو۔

اس کے علاوہ اس تحریر میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ نماز سے متعلق تمام اہم مسائل کی یاد دہانی کے ساتھ ساتھ اختصار کو بھی ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے تاکہ ہمارے عزیز جوانوں کو تھکن کا احساس نہ ہونے پائے، اسی طرح مشکل الفاظ اور اصطلاحیں استعمال کرنے سے بھی پرہیز کیا ہے البتہ جہاں ہم مجبور ہوگئے ہیں وہاں بھی مشکل اصطلاحات کی حاشیہ پر توضیح و تشریح کر دی ہے۔

ہم گذشتہ تمام کوششوں اور خدمتوں کی اہمیت کا احترام کرتے ہوئے زیرنظر تحریر اپنے ان تمام عزیز جوانوں اور نونہالوں کی خدمت میں تقدیم کرتے ہیں کہ جو بلوغ کی منزلوں میں ہیں، اور جو شرعی ذمہ داریوں کا آغاز کرتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت کی سعادت و خوشبختی کی فکر میں ہیں۔ امید ہے کہ یہ کتاب بارگاہ احدیت میں قابل قبول اور بندگان حق کی توجہ کا مرکز قرار پائیگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم *

۱۳۷۲ (۱۹۹۳ء)

محمد حسین فلاح زادہ ابرقوئی

---

* سورہ بقرہ، آیت ۱۲۷

ہم نماز کیوں پڑھیں؟

ہم سب کو معلوم ہے کہ اس کائنات کو ایک قوی و حکیم پروردگار نے خلق کیا ہے اور تمام موجودات کو بہترین زیور وجود سے آراستہ کرنے کے بعد ہر ایک کو ان کی ضرورتوں کے مطابق نعمتوں سے نوازا ہے۔

تمام موجودات میں اس نے انسانوں کو عقل و خرد کی نعمت سے بہرہ مند کیا' اور اس کو انتخاب و اختیار کی قوت بخشی تاکہ وہ اس کی مدد سے اچھے اور برے راستوں کو تشخیص دے سکے' وہ اپنے کو برائیوں سے بچائے اور نیکیوں پر عمل کرے اور اپنی دنیا اور آخرت کی زندگی کو خوشبخت و کامران بنائے۔

یہ تو ہم سبھی جانتے ہیں کہ خداوند عالم کی بے پناہ نعمتوں کا ہم ہرگز کما حقہ شکریہ ادا نہیں کر سکتے، پھر بھی، آیا ہم نے کبھی سوچا ہے کہ ان تمام نعمتوں کا شکریہ کس طرح سے ادا کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا اب تک ہمیں اس بات کی فکر ہوئی ہے کہ کس طرح ہم خدائے عظیم کا شکر، اپنے انسانی فریضہ کی انجام دہی نیز خدا کے احکامات کی پیروی کر سکتے ہیں؟

نماز، خداوند عالم کی بیکراں نعمتوں اور اس کی بے پناہ قدرت کی طرف توجہ کی علامت ہے۔

نماز، خدائے وحدہ لاشریک سے تقرب کا آسان ترین وسیلہ ہے اور خداوند عالم کے تئیں انسان کی بندگی کا مظہر ہے۔

نماز، بہترین ذکر خدا، دلوں کے سکون و اطمینان کا سبب، باطن کی طہارت اور روح و جان کی تابندگی کا سرچشمہ ہے۔

نماز، خدا سے راز و نیاز کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

نماز، ہر صبح و شام نماز جماعت خصوصاً نماز جمعہ میں تمام انسانوں کو ایک صف میں لا کھڑا کرنے کا وسیلہ ہے۔

نماز، ایک نہر کی مانند ہے جس میں انسان ہر روز پانچ مرتبہ اپنی تطہیر کرتا ہے۔

نماز، انسانی تعمیر کا ایک کارخانہ اور نمازی اس کا عظیم ترین ثمرہ ہے۔

وہ نماز جو انسان اور معاشرہ کو برے اور ناپسند کاموں سے دور رکھے، وہی مقبول نماز ہے۔

واجبات کے درمیان، نماز کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اور خداوند عالم کے نزدیک نماز گزار کا مرتبہ بہت بلند ہے۔

ہم نماز کیسے پڑھیں؟

جب ہم کو معلوم ہوگیا کہ نماز کیوں پڑھنی چاہیئے' تو ضروری ہے کہ یہ بھی جان لیں کہ اسے کس طرح سے پڑھنا چاہیئے' اس کی کیفیت سے پہلے لازم ہے کہ اس کی اقسام کو جان لیں۔

اقسام نماز

نماز کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ واجب

۲۔ مستحب

نماز واجب:

وہ نمازیں ہیں' جن کا پڑھنا ضروری ہے اور ان کے چھوڑنے میں عذاب ہے۔

نماز مستحب:

وہ نمازیں ہیں' جن کے پڑھنے میں ثواب اور بہتری ہے لیکن ان کے ترک کرنے میں عذاب نہیں ہے۔

مستحبی نمازیں بہت زیادہ ہیں' جن کو ایک ایک کر کے اس کتاب میں بیان کرنا مشکل ہے لہذا ہم یہاں پر تمام مستحبی نمازوں کو لکھنے سے صرف نظر کرتے ہیں۔ انشاء اللہ اس کتاب کے آخر میں چند مستحبی نمازوں کی طرف اشارہ کریں گے۔

واجب نمازیں بھی دو طرح کی ہیں:

(الف) وہ نمازیں جو ہمیشہ اور روزانہ واجب ہیں۔

(ب) وہ نمازیں جو کسی خاص موقع اور محل پر واجب ہوتی ہیں۔

واجبی نمازوں کے نام جاننے کے لئے ان خطوط کی طرف توجہ دیں۔

- اقسام نماز
  - ۱۔ واجب
    - روزانہ پڑھی جانے والی نمازیں
      - ۱۔ نماز صبح
      - ۲۔ نماز ظہر
      - ۳۔ نماز عصر
      - ۴۔ نماز مغرب
      - ۵۔ نماز عشاء
    - خاص موقعوں پر پڑھی جانے والی نمازیں
      - ۱۔ نماز آیات
      - ۲۔ نماز میت
      - ۳۔ نماز طواف
      - ۴۔ نماز نذر
      - ۵۔ قضاء والدین بڑے بیٹے پر *
  - ۲۔ مستحب

---

* بعض فقہاء جن میں حضرت امام خمینی قدس سرہ بھی ہیں، ان کے نزدیک صرف باپ کی قضا واجب ہے۔

نماز کی رکعتیں

روزانہ ۱۷ رکعت نماز واجب ہے' یاد دہانی کے لئے ایک بار پھر ان میں سے ہر نماز ان کی رکعتوں کے ساتھ ہم بیان کرتے ہیں:

* نماز صبح ۲ رکعت
* نماز ظہر ۴ رکعت
* نماز عصر ۴ رکعت
* نماز مغرب ۳ رکعت
* نماز عشاء ۴ رکعت

نماز کس پر واجب ہے؟

نماز ایک فریضہ ہے، جب انسان حد بلوغ تک پہنچتا ہے تو وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس فریضہ کو انجام دے، جب بچے اس عمر کو پہنچ جاتے ہیں تو اسلام کی نظر میں گویا ان کی نئی پیدائش ہوتی ہے اور وہ اجتماعی اور سماجی میدانوں میں داخل ہو سکتے ہیں، پس کتنا اچھا ہو کہ اس سن کا جشن منائیں اور اس کا احترام کریں۔

سن بلوغ

لڑکے پندرہ (۱۵) سال کے بعد اور لڑکیاں نو (۹) سال کے بعد بالغ ہو جاتی ہیں * لہذا ان کے لئے ضروری ہے کہ تمام شرعی فرائض کو بجا لائیں۔

اگر پندرہ سال سے کم عمر بچے نماز پڑھتے ہیں تو انہیں اس کا ثواب ملے گا اور کتنا اچھا ہو کہ نونہالان بالغ ہونے سے چند سال پہلے سے ہی نماز پنجگانہ کو بطور مشق پڑھیں۔

اس بات کی طرف توجہ دینی چاہیئے کہ سن بلوغ کا شمار قمری سال سے کیا جائے گا اور چونکہ سال قمری تین سو چون (۳۵۴) روز اور چھ گھنٹے کا ہوتا ہے، سال شمسی سے دس روز ۱۸ گھنٹہ کم ہوتا ہے، بنابرایں شمسی سال کے نویں سال سے ۹۶ روز اور ۱۸ گھنٹہ کم کرنے سے قمری سال کا نواں سال

---

* بلوغ کی اور بھی علامتیں ہیں بیشتر معلومات کے لئے توضیح المسائل کی طرف رجوع کریں۔

پورا ہوتا ہے اور سال شمسی کے پندرہویں سال میں سے ۱۶۶ روز اور ۶ گھنٹہ کم کرنے سے سال قمری کا پندرہواں سال پورا ہوتا ہے' لہذا کتنا بہتر ہے کہ والدین قمری مہینوں اور سالوں کے اعتبار سے اپنے بچوں کی تاریخ پیدائش نوٹ کریں' اور ان کی اولادیں جب سن بلوغ تک پہنچیں تو ان کی ہدایت و راہنمائی کریں۔

پنجگانہ نمازوں کا وقت

اسلام کے تمام دستورات انسان کی زندگی اور اس کی تمام ضرورتوں سے مناسبت رکھتے ہیں۔

اگر ہم واجبی نمازوں کی طرف توجہ دیں تو ہمیں یہ نظر آئے گا کہ روز و شب میں سے ایک معین وقت، وہ بھی مناسب اوقات میں، نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ انسان اپنے پروردگار سے تقرب اور اپنی روح کو جلا بخشنے اور خداوند عالم سے قوت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی ضروریات زندگی کو بہتر طور سے پورا کرنے کے لئے کافی وقت نکال سکے، اس کے علاوہ، نماز کا منظم وقت، انسانوں کو اس کی انفرادی اور اجتماعی طور پر منظم اور منصوبہ بند زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالتا ہے، اور ایسا نہیں ہے کہ انسان

جب بھی چاہے اپنی واجبی نمازیں پڑھ لے، بلکہ قبل از وقت نماز پڑھنا باطل ہے اور اگر کسی نے وقت معینہ پر نماز نہ پڑھی تو اس نے گناہ کیا اور یہ فریضہ اس کی گردن پر باقی رہے گا جب تک وہ اسے بجا نہ لائے۔

اب ہم نماز پنجگانہ کے اوقات سے آگاہی حاصل کرتے ہیں:

نماز صبح

نماز صبح کا وقت، اذان صبح سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔
اسی وقت میں نماز پڑھنا چاہیئے اور اگر آفتاب نکل آئے اور کسی نے نماز صبح نہ پڑھی ہو تو اسے چاہیئے کہ "قضا" کی نیت سے نماز پڑھے۔

نماز ظہر و عصر

نماز ظہر و عصر کا وقت: زوال سے لے کر مغرب * تک ہے لہذا اسی وقت کے درمیان پہلے نماز ظہر پڑھنی چاہیئے پھر نماز عصر۔

---

* غروب آفتاب کے تقریباً ۲۰ سے ۲۵ منٹ بعد تک جبکہ افق کی سرخی مشرق میں تمام ہوجاتی ہے مغرب کا وقت ہوجاتا ہے۔

مغرب و عشاء کا وقت: اذان مغرب جو غروب آفتاب کے تھوڑی دیر بعد دی جاتی ہے، سے آدھی رات تک ہے۔ بہتر یہ ہے کہ انسان، نماز کو اول وقت میں پڑھے اور جتنا بھی اول وقت سے نزدیک ہو گا ثواب زیادہ ملے گا۔

آخر میں ہم پنجگانہ نمازوں کے اوقات کو نیچے دیئے ہوئے نقشہ میں نمایاں کرتے ہیں:

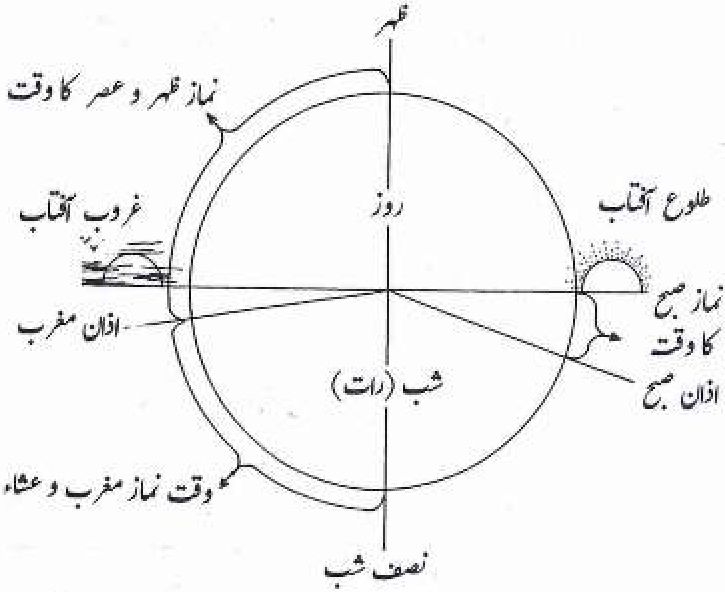

خاص موقعوں پر واجب ہونے والی نمازیں

۱۔ نماز آیات:

یہ نماز' زلزلہ کے وقت' یا سورج اور چاند کو گہن (کسوف یا خسوف) کے وقت' اسی طرح سے شدید رعد و برق کے وقت یا کالی' زرد یا سرخ آندھیاں چلنے کے وقت' جن سے زیادہ تر افراد ڈر جائیں واجب ہوتی ہے۔

۲۔ نماز میت:

یہ نماز' اس وقت واجب ہوتی ہے جب کوئی مسلمان شخص دنیا سے رخصت ہوجائے اور اگر ایک شخص بھی اس میت پر نماز پڑھ لے تو کافی ہے۔

۳۔ نماز طواف:

یہ نماز دو رکعت ہے۔ خانہ خدا کے طواف کے بعد حج یا عمرہ میں واجب ہوتی ہے۔

۴۔ نماز نذر:

اگر کوئی شخص نذر کرے کہ اگر ہماری حاجت بر آئے گی تو نماز پڑھیں گے لہذا اس پر واجب ہے کہ طبق نذر اس پر عمل کرے اور اگر اس نے نماز پڑھنے کے لئے کوئی خاص وقت معین کیا ہو تو اسے اسی وقت میں نماز پڑھنا چاہیئے۔

نماز کی تیاری

وضو

خداوند عالم کی عبادت یعنی نماز کے بجا لانے کے لئے ہم خود کو پاک کر کے وضو بجا لاتے ہیں، یعنی جو دستور بتایا گیا ہے اسی کے مطابق اپنے ہاتھ و چہرہ کو دھوتے ہیں، اور شاداب چہرہ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں، امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

"جو شخص خداوند عالم کی بارگاہ میں اس کی عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے، اس کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو آلودگیوں سے پاک کرے، سستی و تساہلی سے دور ہو، اور وضو کر کے بارگاہ احدیت میں اس سے

راز و نیاز کے لئے خود کو آمادہ کرے"۔ *

وضو، جسم کی پاکیزگی کا سبب اور انسان کے روح کی طہارت ہے۔ بعض جگہوں پر غسل کرنا چاہیئے یعنی پورے جسم کو دھوئیں اور جب کبھی وضو یا غسل ممکن نہ ہو تو اس کے بدلے تیمم کریں' ان اعمال کو کیسے انجام دیں گے اسے آگے ملاحظہ فرمائیں۔

وضو کیسے کریں؟

وضو کرنے کے لئے پہلے چہرہ کو دھونا چاہیئے' لیکن بہتر یہ ہے کہ چہرہ کے دھونے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹے تک دھوئیں' لیکن اس کا دھونا اعمال وضو میں شامل نہیں ہوگا' وضو کرتے وقت ہاتھوں کو کہنی سے لے کر انگلیوں کی نوک تک دھونا چاہیئے۔

---

* وسائل الشیعہ جلد ۱، صفحہ ۲۷۵

دونوں ہاتھوں کو وضو سے پہلے دھونا مستحب ہے

۱۔ ہم خداوند عالم کے دستور کی اطاعت کرتے ہوئے (قربۃ الی اللہ) وضو شروع کرتے ہیں، سب سے پہلے چہرہ کو اوپر سے نیچے تک یعنی بال کے اگنے کی جگہ سے ٹھڈی تک دھوئیں گے۔

۲۔ چہرہ کو دھونے کے بعد داہنے ہاتھ کو کہنی سے انگلیوں کے سرے تک اوپر سے نیچے تک دھوئیں گے۔

۲۔ داہنے ہاتھ کو دھونے کے بعد بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کی طرح دھوئیں گے۔

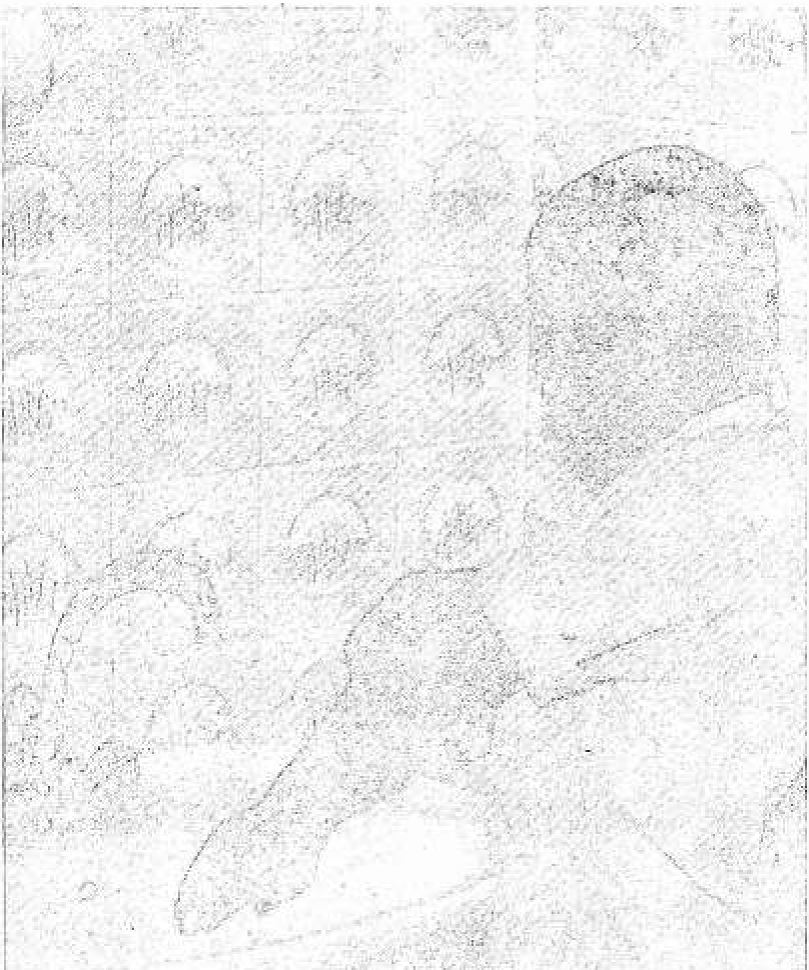

۴۔ چہرہ اور ہاتھوں کو دھونے کے بعد وہ تری جو ہاتھ پر باقی رہ گئی ہے اس سے سر کا مسح کریں گے، یعنی داہنے ہاتھ کو سر پر رکھیں گے اور تھوڑا سا آگے کی طرف کھینچیں گے۔

۵۔ سر کے مسح کے بعد، پہلے داسنے پیر کا انگلیوں کی نوک سے پیر کے ٹخنے (جوڑ) تک مسح کریں گے۔

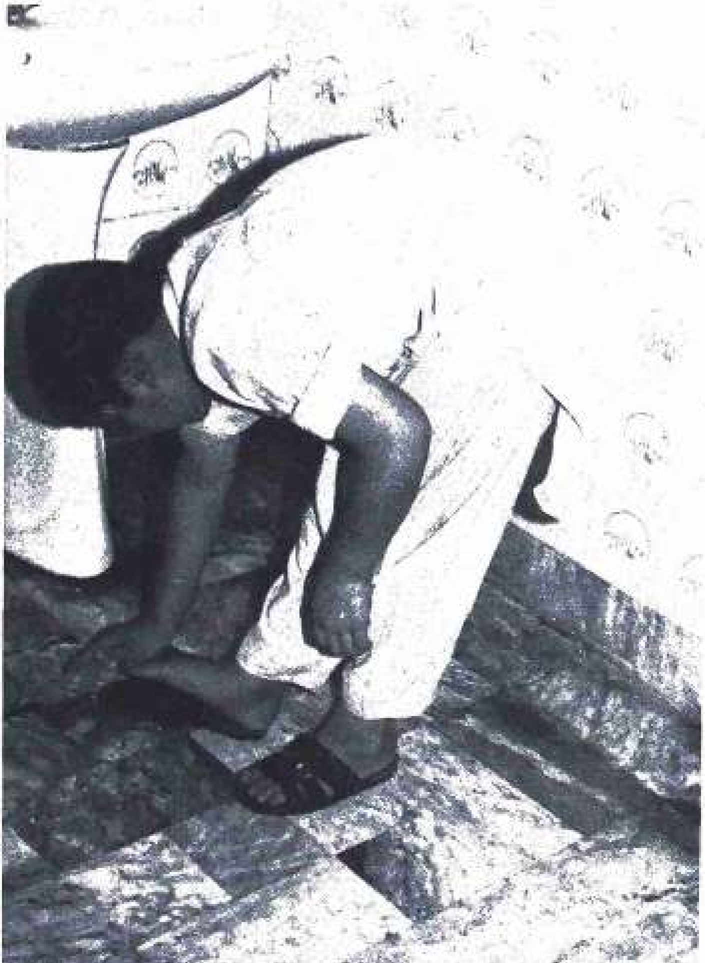

۶۔ آخر میں بائیں پیر کا بھی داہنے پیر کی طرح مسح کریں گے۔ اس عمل کے ساتھ وضو مکمل ہو جاتا ہے۔

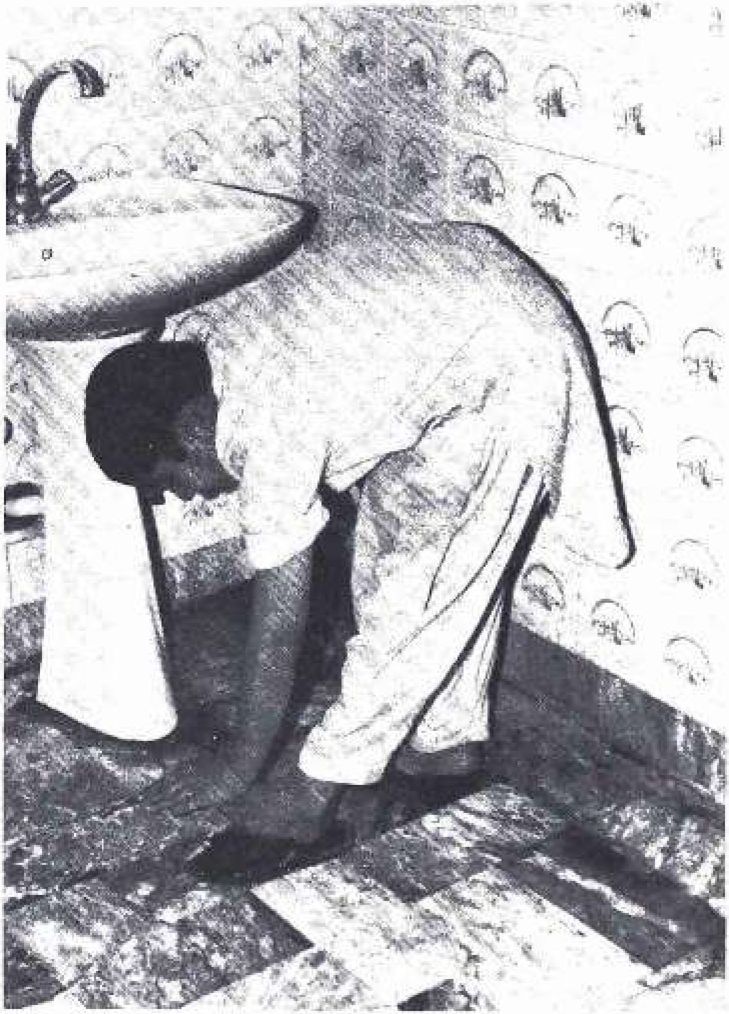

وضو کے احکام

۱۔ وضو خداوند عالم کے حکم کی تعمیل کے لئے ہونا چاہیئے لہذا اگر کوئی کسی دوسرے مقصد کے لئے وضو کرے مثلاً ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے یا کسی کو دکھانے کے لئے وضو کرتا ہے تو اس کا وضو صحیح نہیں ہے۔

۲۔ سر کے مسح کرنے میں ضروری نہیں ہے کہ ہاتھ، سر کی کھال پر کھینچا جائے بلکہ سر کے آگے کے بالوں پر بھی مسح صحیح ہے لیکن اگر سر کے بال کافی بڑے ہوں تو بال کی جڑ یعنی بال کے اگنے کی جگہ یا سر کی کھال پر مسح کرے۔

۳۔ پیر کے مسح کے لئے ہاتھ کی ایک انگلی پیر کی ایک انگلی پر کھینچنا کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ تمام ہاتھ کی ہتھیلی کو پیر کے اوپری حصہ پر کھینچے۔

۴۔ جس ترتیب سے وضو بیان کیا گیا ہے اسی ترتیب سے وضو انجام دینا چاہیئے اگر ترتیب غلط ہو جائے مثلاً کوئی بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ

سے پہلے دھوتا ہے تو اس کا وضو صحیح نہیں ہے۔

۵۔ وضو کرنے والے کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وضو کو بجا لاتے وقت فاصلہ نہ دے یا وضو کو زیادہ طول نہ دے۔

۶۔ وضو کا پانی پاک ہونا چاہیئے۔

۷۔ اعضاء وضو، یعنی چہرہ، ہاتھ، سر اور پیر پاک ہونا چاہیئے۔

۸۔ قرآن کی تلاوت اور دعا و زیارت پڑھنے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔

۹۔ قرآن کے حروف کو اور خدا و پیغمبر اور اماموں کے ناموں کو بغیر وضو کے چھونا حرام ہے۔

وضو جبیرہ

زخمی افراد کیسے وضو کریں

۱۔ وہ چیز جو زخم پر باندھی جاتی ہے اور وہ دوا جو زخم پر لگائی جاتی ہے اس کو "جبیرہ" کہتے ہیں۔

۲۔ اگر ہمارے ہاتھوں یا چہرہ پر کوئی زخم ہے اور اس پر پانی کا پہنچنا مضر ہے تو اس صورت میں ایک پاک کپڑا یا کوئی دوسری چیز، مثال کے طور پر پلاسٹر وغیرہ سے اس کو باندھیں گے اور دھونے کے وقت اس کے اوپر گیلا ہاتھ پھیریں گے۔

۳۔ اگر زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو اور اسے کھولا نہ جا سکے تو وضو کے وقت اس کے اوپر گیلا ہاتھ پھیرنا چاہیئے اور اگر وہ کپڑا یا دوسری چیز جو زخم پر ہے نجس ہو تو اس پر ایک پاک کپڑا رکھ کر ہاتھ پھیرنا چاہیئے۔

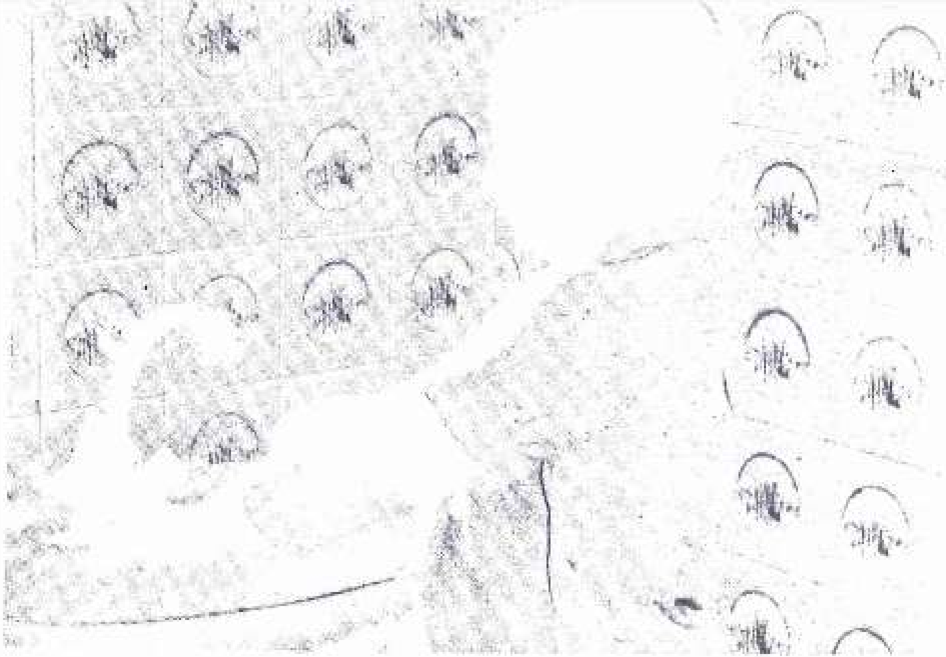

۴۔ اگر سر یا پیر (مسح کرنے کی جگہ) زخمی ہو اور اس پر مسح کرنا مشکل ہو تو اگر مسح کی کوئی جگہ باقی بچی ہے تو اسی حصہ پر مسح کریں گے، مثلاً پیر کی دو انگلیوں پر زخم ہے اور بقیہ انگلیاں سالم ہیں تو سالم انگلیوں پر مسح کریں گے اور وضو صحیح ہے۔

لیکن اگر مسح کرنے کے لئے کوئی جگہ بھی باقی نہیں ہے مثلاً تمام جگہوں پر مرہم پٹی ہوئی ہو تو اسی کے اوپر مسح کریں گے۔ *

۵۔ اگر کسی دوسری وجہ سے اعضاء وضو کے لئے پانی مضر ہو تو اسی حکم کے مطابق جو بیان ہو چکا ہے وضوء جبیرہ کریں گے۔

۶۔ وضوء جبیرہ میں چہرہ اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا چاہیئے، لیکن اگر ہاتھ یا چہرہ کے اوپری حصہ پر (جبیرہ) یعنی پٹی بندھی ہوئی ہو تو پہلے اس کے اوپر ہاتھ پھیریں گے اور پھر نیچے کے حصوں کو دھوئیں گے۔

۷۔ اگر انسان وضوء جبیرہ کر سکتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے فریضہ کو بجالائے صرف تیمم کافی نہیں ہے۔

---

* اگر جبیرہ مسح کی تمام جگہوں کو ڈھانکے ہوئے ہو تو وضوء جبیرہ کے علاوہ تیمم بھی بجالائے اور بعض مراجع تقلید کے نظریے کے مطابق تیمم کا انجام دینا بھی لازم ہے۔ تیمم کا طریقہ آیندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

غسل

کبھی نماز کے لئے غسل بھی لازمی اور ضروری ہوتا ہے مثلاً اس شخص کے لئے جو مجنب * ہو یا اس پر کوئی اور غسل واجب ہو، تو اس صورت میں تمام بدن کو دھوئے۔ اس عمل کو دو طریقوں سے بجا لایا جا سکتا ہے۔

۱۔ ترتیبی

۲۔ ارتماسی

غسل ترتیبی میں پہلے سر و گردن اور اس کے بعد جسم کے آدھے داہنے حصہ کو پھر بائیں آدھے حصہ کو دھویا جائے گا۔

غسل ارتماسی میں تمام بدن کو غسل کی نیت کے بعد ایک ہی بار میں پانی میں ڈبو دیا جائے گا۔

---

* مزید معلومات کے لئے توضیح المسائل کی طرف رجوع کریں۔

غسل کے لئے کافی ہے کہ بدن کے تمام حصوں کو دھوئے ایک یا چند چلو پانی بدن پر ڈال کر ہاتھ پھیرے جس طرح سے وضو کے اعضاء پر ہاتھ پھیرتے ہیں ایسے ہی پورے بدن کو دھویا جا سکتا ہے۔

غسل کو بھی وضو کی طرح خداوند عالم کے دستور کی اطاعت کرتے ہوئے .بجا لانا چاہیئے

غسل ترتیبی اور غسل ارتماسی کیسے کریں گے؟ اس کے لئے ان تصویروں کی طرف توجہ فرمائیں:

۱۔ سر اور گردن کا دھونا

۲۔ بدن کے داہنے حصے کا دھونا

۲۔ بدن کے بائیں حصہ کا دھونا

غسل ارتماسی

غسل ارتماسی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پانی اتنی مقدار میں ہو کہ پورا جسم پانی کے اندر ڈوب سکے۔ لہذا اگر غسل کے ارادہ اور حکم خدا کی اطاعت کی غرض سے نہر یا حوض میں داخل ہو اور پانی پورے جسم کو گھیر لے تو غسل صحیح ہے۔

غسل ارتماسی

تیمم

اگر وضو یا غسل کے لئے پانی نہ ہو'
اور یا جسم کے لئے پانی مضر ہو'
یا اتنا وقت نہ ہو کہ وضو یا غسل کر سکے'
یا پینے اور جان بچانے کے لئے پانی محفوظ رکھنا لازمی اور ضروری ہو تو

اس صورت میں وضو یا غسل کی جگہ پر تیمم کریں گے' یعنی خداوند عالم کی بارگاہ میں خضوع و خشوع کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو خاک یا پتھر یا ریگ اور ڈھیلے پر ایک ساتھ ماریں گے اور پیشانی پر اور اس کے دونوں طرف بال کے اگنے کی جگہ سے ابرو کے اگنے کی جگہ اور ناک کے اوپری حصہ تک پھیریں گے۔ اور پھر اس کے بعد بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو داہنے ہاتھ کے تمام پشت پر (گٹے سے لے کر انگلیوں کی نوک تک) پھیریں گے اور اس کے بعد داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے تمام اوپری حصہ پر پھیریں گے۔

وضو اور غسل کی طرح تیمم بھی خداوند عالم کی رضا اور اس کے حکم کی تعمیل کے لئے بجا لایا جائے گا۔

خاک یا وہ چیز جس پر تیمم کرتے ہیں اسے پاک ہونا چاہیئے۔ حضرت علی علیہ السلام نے گلیوں کے کنارے کی مٹیوں پر تیمم کرنے سے (جو معمولا گندی ہوا کرتی ہیں) منع کیا ہے۔

عمل تیمم سے آگاہ ہونے کے لئے ان تصاویر کی طرف توجہ کریں:

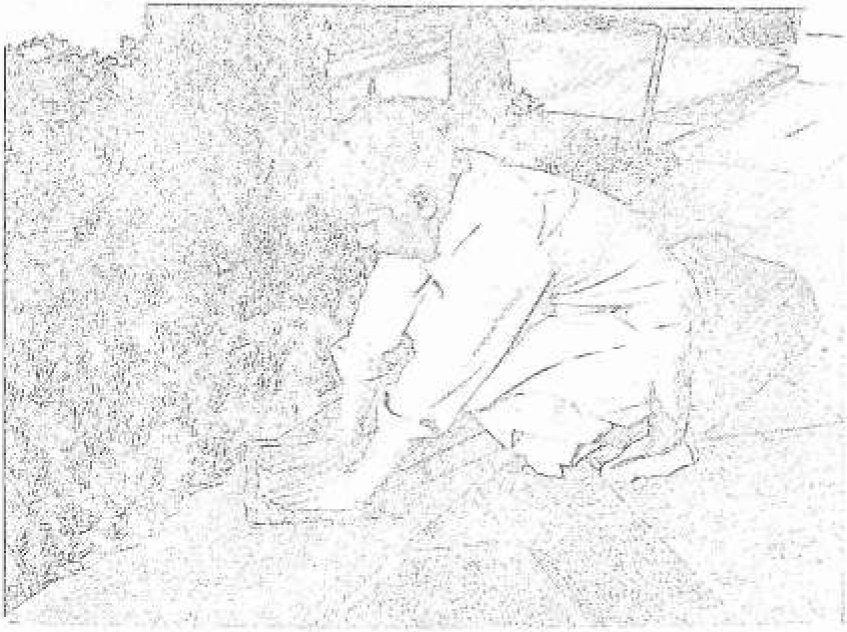

۱۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو زمین پر مارنا

۲۔ ہاتھوں کا پیشانی اور اس کے دونوں اطراف پر پھیرنا

۲۔ بائیں ہاتھ کا داہنے ہاتھ پر پھیرنا

۴۔ داسنے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر پھیرنا

نماز پڑھنے کی جگہ اور نمازی کا لباس

نماز میں جس قدر بدن کو ڈھانکنے کی مقدار بتائی جائے گی اتنا بدن چھپانا چاہیئے۔ لڑکوں اور مردوں کے لئے بدن چھپانے کی واجب مقدار شرم گاہیں ہیں اور بہتر یہ ہے کہ ناف سے زانو تک کا حصہ چھپائیں، لیکن عورتوں اور لڑکیوں کے لئے سارے بدن کا چھپانا ضروری ہے۔ ہاں چہرہ اور ہاتھوں اور پیروں کا گٹے تک چھپانا لازم نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی نامحرم دیکھتا ہو تو پیروں کو بھی چھپانا ضروری ہے۔

نماز پڑھنے والے کا لباس پاک اور مباح ہونا چاہیئے یعنی جو لباس وہ پہنے ہوا ہے خود اس کا ہو یا اگر کسی دوسرے کا ہو تو اس کے مالک کی اجازت سے پہنے۔

جس جگہ پر نمازی نماز پڑھ رہا ہے اس جگہ کو بھی مباح ہونا چاہیئے' اور اسی طرح سے سجدہ کرتے وقت جہاں پیشانی رکھتا ہے وہ جگہ بھی پاک ہونا

چاہیئے۔ اور سجدے میں پیشانی، گھٹنوں، یا پاؤں کی انگلیوں کے سرے چار (۴) انگلی سے زیادہ پست اور بلند (یعنی ناہموار) نہ ہوں۔ یعنی ہموار زمین پر نماز پڑھے۔

ان دو (۲) شرطوں کی رعایت (یعنی پاک اور مباح ہونا) خداوند عالم کی بارگاہ میں ادب و احترام اور دوسرے انسانوں کے حقوق کی رعایت کے پیش نظر ہے۔

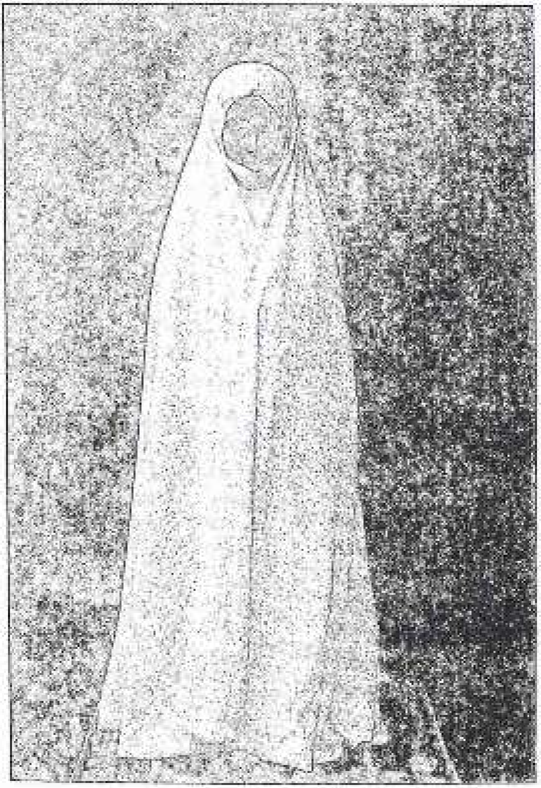

نماز پڑھنے کے لئے سب سے بہترین جگہ "مسجد" ہے' یہاں تک کہ روایت میں آیا ہے:

"مسجد میں نماز پڑھنا چاہیئے اگرچہ فرادی ہی کیوں نہ ہو' اس جماعت سے بہتر ہے جو گھر میں قائم ہو" اور "مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا عبادت ہے"۔

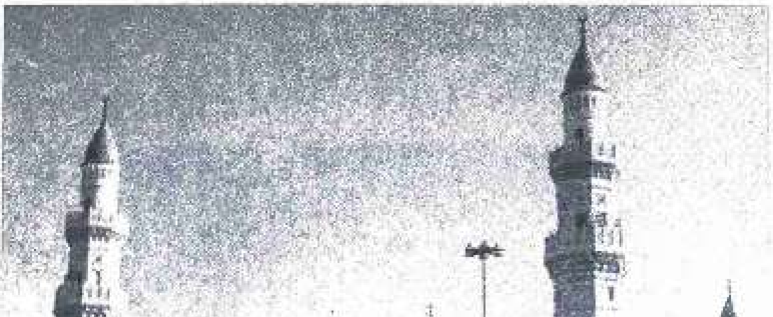

مسجد قبا سب سے پہلی مسجد ہے
جو پیغمبر اسلام (ص) کے حکم سے بنائی گئی

مسجد کے احکام

۱۔ مسجد کے نزدیک رہنے والے کے لئے مکروہ ہے کہ وہ مسجد کے علاوہ کسی دوسری جگہ پر نماز پڑھے۔

۲۔ سب سے پہلے مسجد میں جانا اور سب کے بعد (یعنی دیر سے) مسجد سے باہر نکلنا مستحب ہے۔

۳۔ مسجد کا صاف کرنا بہت زیادہ ثواب رکھتا ہے اور اس کا نجس کرنا حرام اور اس کا پاک کرنا واجب ہے۔

۴۔ جب کبھی انسان مسجد میں داخل ہو تو مستحب یہ ہے کہ دو رکعت نماز "تحیت مسجد" کی نیت سے پڑھے۔

۵۔ مسجد کو گذرگاہ قرار دینا (بجز اس کے کہ اس میں نماز پڑھے) مکروہ ہے۔

۶۔ خوشبو لگا کر اور بہترین لباس پہن کر مسجد میں جانا مستحب ہے۔

۷۔ اس مسجد میں نماز پڑھنا جس میں کوئی بھی نماز نہ پڑھتا ہو بہت زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

۸۔ مستحب ہے کہ انسان مسجد میں باوضو جائے چاہے نماز نہ پڑھے۔

۹۔ مسجد بنوانا اور اس کی مرمت کرانا مستحب ہے۔

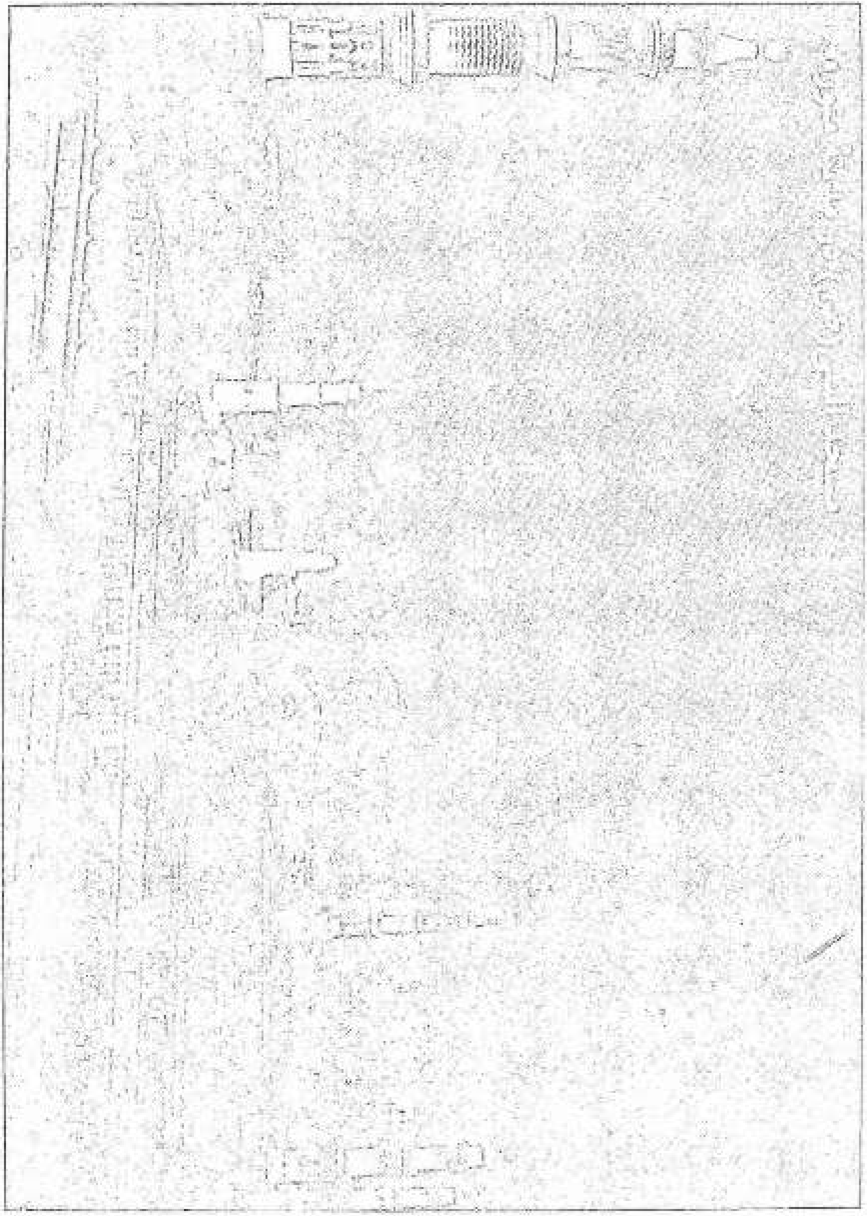

قبلہ

خانہ کعبہ جو مسجد الحرام اور شہر مکہ میں ہے " قبلہ " ہے، اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں، جو لوگ شہر مکہ سے باہر اور اس سے دور ہیں وہ لوگ نماز کے لئے اس طرح سے کھڑے ہوں کہ اگر یہ کہا جائے کہ قبلہ رو نماز پڑھ رہے ہیں تو کافی ہے۔

اسلام نے اس گھر کو، توحید خدا کے مرکز کی حیثیت سے پہچنوایا ہے، اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ دنیا کے کسی بھی گوشے میں ہوں اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں تاکہ یہ اقدام عبادت گزاروں اور نمازیوں میں اتحاد، ہماہنگی، اور نظم کا باعث ہو۔

قبلہ رو نماز پڑھنا، حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام (خانہ کعبہ کی بنیاد رکھنے والے) کی یادگار ہے اور خدا کے لئے عبادت کا بہترین نمونہ ہے۔ یہ بات فقط نماز سے ہی مخصوص نہیں ہے، بلکہ جانور کو بھی اسی خانہ خدا کی

سمت ذبح کرنا چاہئے تاکہ پاکیزہ اور حلال قرار پائے اور بہتر ہے کہ انسانوں کا سونا، کھانا اور پینا بھی قبلہ رو ہو اور مرتے وقت، اس وقت جبکہ جسم کو خاک میں چھپاتے ہیں قبلہ رو رکھیں۔

ہجرت کے دوسرے سال تک تمام مسلمان مسجد الاقصی کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے تھے، اور جب یہودیوں نے طعنہ دینا شروع کیا کہ مسلمانوں کا کوئی قبلہ نہیں ہے اسی لئے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے ہیں تو اس وقت مسلمانوں کے استقلال کے لئے خداوند عالم کی طرف سے حکم ہوا کہ اس کے بعد تمام مسلمان کعبہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھیں۔

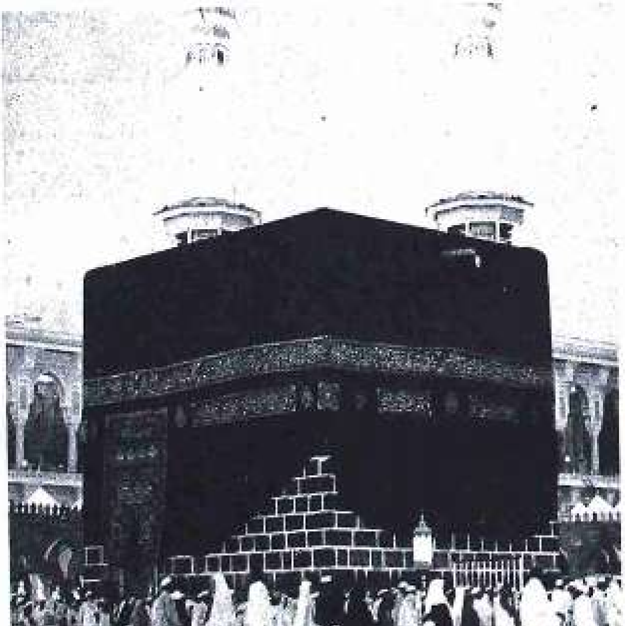

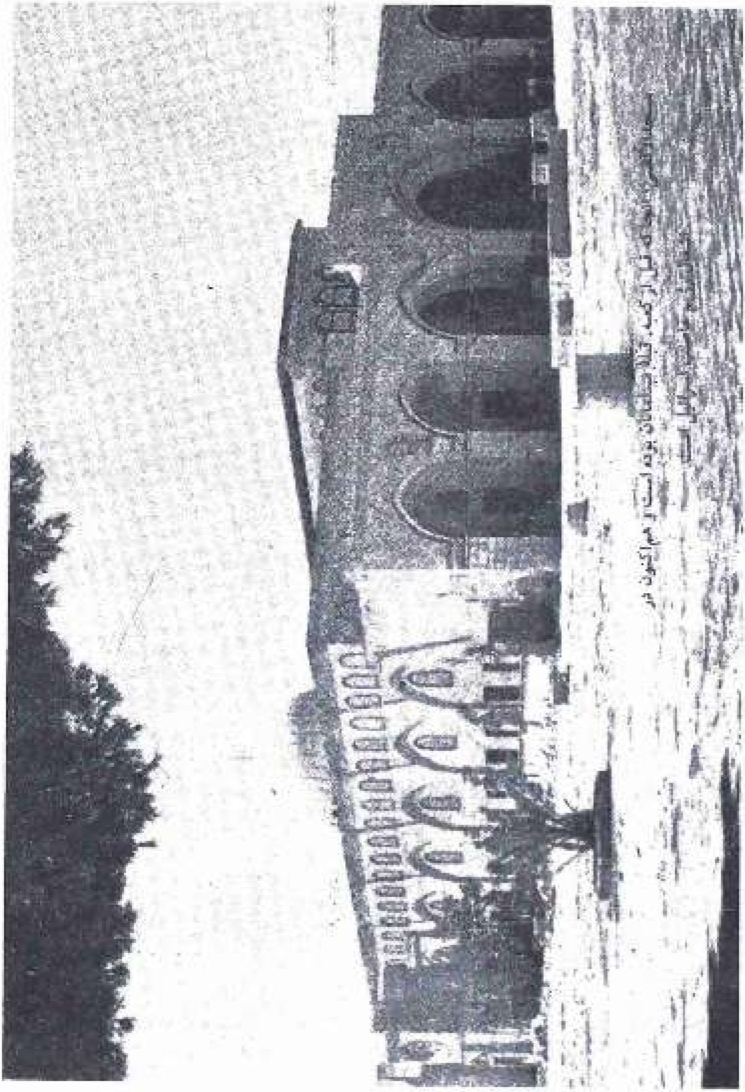

مسجد الاقصیٰ: جو کعبہ سے پہلے مسلمانوں کا قبلہ رہی ہے،
اور اس وقت اسرائیلی اس پر غاصبانہ طور پر قابض ہیں۔

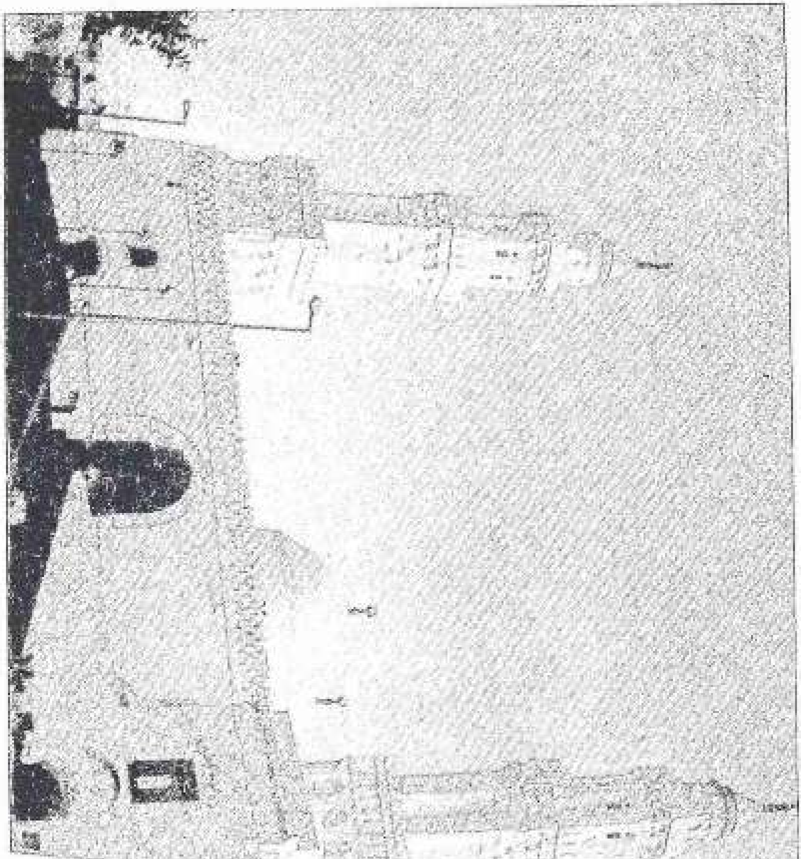

مسجد ذو قبلتین (مدینہ): یہ وہ جگہ ہے جہاں پیغمبر اسلام (ص) نے خداوند عالم کے حکم سے دو قبلوں کی طرف نماز ادا کی اور اس تاریخ سے کعبہ مسلمانوں کا قبلہ قرار پایا۔

اذان

"اذان" مسلمانوں کی توحید کا نعرہ ہے۔

"اذان" خداوند عالم کی وحدانیت اور پیغمبر اسلام کی رسالت کی گواہی ہے۔

"اذان" اس بات کا اعلان ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

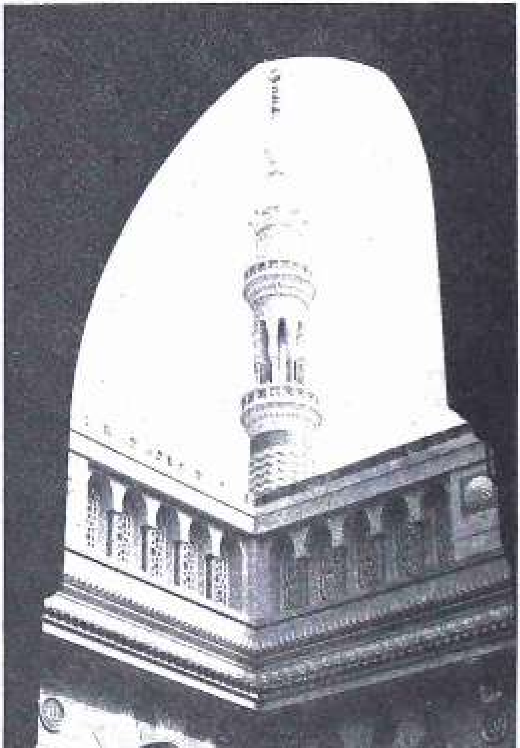

صبح، ظہر اور رات کے اولین لمحات میں جب فضا تاریک ہوتی ہے تو تمام اسلامی علاقوں سے روح کو جلا بخشنے والی اذان کی آواز اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ: "نماز کا وقت آ پہنچا ہے"

مستحب ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اذان کہی جائے پھر نماز شروع کی جائے۔

اذان

۱۔	اَللّٰہُ اَکْبَر	۴ مرتبہ
۲۔	اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ	۲ مرتبہ
۳۔	اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰہ	۲ مرتبہ
۴۔	اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہ	۲ مرتبہ
۵۔	حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ	۲ مرتبہ
۶۔	حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ	۲ مرتبہ
۷۔	حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ	۲ مرتبہ
۸۔	اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۲ مرتبہ
۹۔	لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ	۲ مرتبہ

اقامت

اذان کے بعد، بہتر ہے کہ حسب ذیل ترتیب کے ساتھ اقامت کہیں پھر نماز شروع کریں:

۱۔	اَللّٰهُ اَکْبَر	۲ مرتبہ
۲۔	اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه	۲ مرتبہ
۳۔	اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰه	۲ مرتبہ
۴۔	اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِیُّ اللّٰه	۲ مرتبہ
۵۔	حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ	۲ مرتبہ
۶۔	حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ	۲ مرتبہ
۷۔	حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ	۲ مرتبہ
۸۔	قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ	۲ مرتبہ
۹۔	اَللّٰهُ اَکْبَرُ	۲ مرتبہ
۱۰۔	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه	۱ مرتبہ

اصل نماز شروع کرنے سے پہلے ہم ایک بار پھر مقدمات نماز * کو فہرست وار بیان کرتے ہیں۔

انسان کو چاہے کہ نماز کے لئے:

۱۔ ضروری طہارتیں (وضو یا غسل یا تیمم) بجا لائے۔

۲۔ اپنے جسم و لباس کو گندگیوں سے پاک کرے۔

۳۔ پاک و مباح لباس پہنے۔

۴۔ وقت نماز کی رعایت کرے، قبل از وقت نماز شروع نہ کرے اور بعد از وقت کے لئے بھی نہ چھوڑے۔

۵۔ جہاں پر نماز پڑھ رہا ہے وہ جگہ مباح ہو۔

۶۔ قبلہ رو کھڑا ہو۔

۷۔ بہتر ہے کہ اذان و اقامت بھی کہے۔

---

* مقدمات نماز = وہ امور جو نماز سے پہلے انجام دیئے جاتے ہیں۔

آغاز نماز

" تکبیرۃ الاحرام " *

" اللہ اکبر " کہنے کے ساتھ ہی " نماز " شروع ہوجاتی ہے، نماز کے شروع میں " اللہ اکبر " کہنے کا مطلب غیر خدا سے جدائی و دوری اور ایک خدا سے قربت اختیار کرنا ہے۔

تکبیرۃ الاحرام خداوند عالم کی بزرگی کا اعلان اور تمام جھوٹے خداؤں سے دوری اختیار کرنا ہے، اور اس تکبیر کے ساتھ ہی ہم نماز شروع کرتے ہیں، اور بعض کام ہم پر حرام ہوجاتے ہیں۔

---

* چونکہ اس تکبیر کے کہنے کے ساتھ ہی نماز کا آغاز ہوتا ہے اور نماز کے شروع ہونے سے نماز کے علاوہ دوسرے امور حرام ہوجاتے ہیں اسی لئے اسے تکبیرۃ الاحرام کہتے ہیں۔

جب ہم نماز شروع کریں تو ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ہم کون سی نماز پڑھ رہے ہیں، مثلاً نماز ظہر ہے یا عصر اور یہ کہ اسے صرف خداوند عالم کے حکم کی اطاعت کے لئے بجا لارہے ہیں اور یہ، وہی نماز کی "نیت" ہے جس کا شمار نماز کے اصل اجزاء میں ہوتا ہے۔

ابتداء نماز سے آخر نماز تک ان چیزوں سے پرہیز کریں جو چیزیں نماز کو باطل کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ مثلاً

۱۔ کھانا اور پینا۔
۲۔ قبلہ کی سمت سے منحرف ہونا۔
۳۔ گفتگو کرنا۔
۴۔ ہنسنا۔
۵۔ رونا۔
۶۔ کیفیت نماز کو درہم برہم کرنا، جیسے راستہ چلنا۔
۷۔ جو نماز کے اصل اجزاء ہیں ان کو کم یا زیادہ کرنا، مثلاً رکوع۔

"اللہ اکبر" کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو
کانوں تک لے جانا مستحب ہے۔

نوٹ: یہ تحریر تمام نوجوانوں (لڑکے اور لڑکیوں) کے لئے مفید ہو اسی لئے ان دونوں اصناف کی تصویر لائی گئی ہے۔

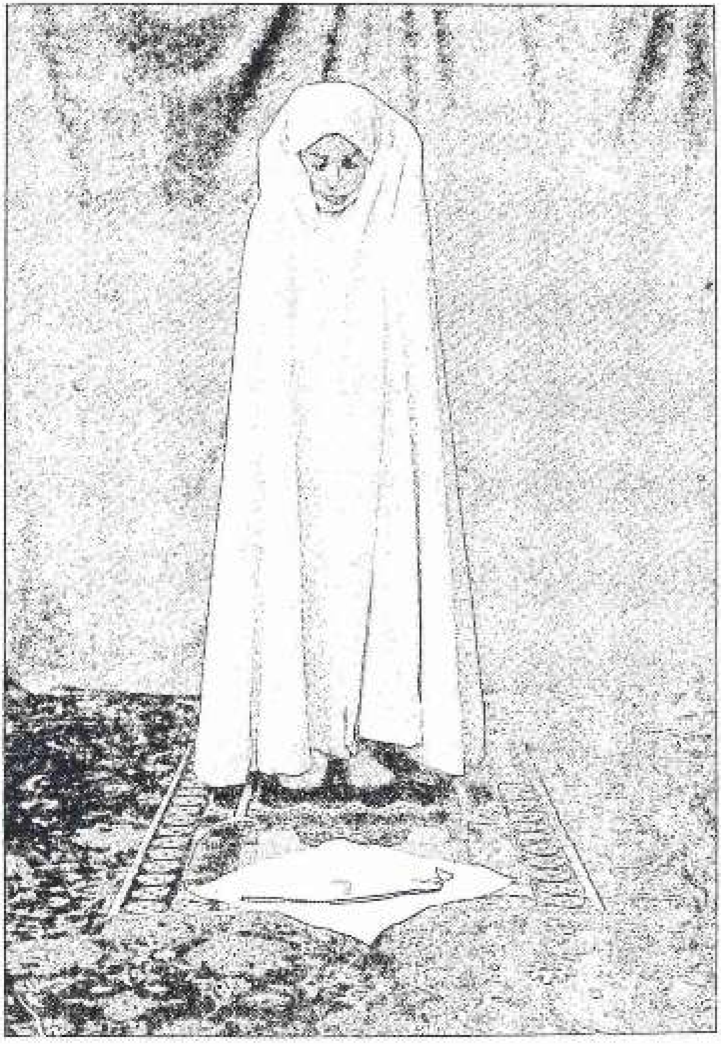

تکبیرۃ الاحرام کی حالت میں

قرائت

"اللہ اکبر" کہنے کے بعد سورہ حمد کی تلاوت کریں گے۔

بِسْمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحْمٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ٱلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلْعَالَمِينَ * ٱلرَّحْمٰنِ ٱلرَّحِيمِ *
مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ * إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ *
إِهْدِنَا ٱلصِّرَاطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ * صِرَاطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ * غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّالِّينَ *

سورہ حمد پڑھنے کے بعد، کوئی دوسرا سورہ پڑھیں گے۔ نمونہ کے طور پر سورہ توحید کو پڑھا جا سکتا ہے۔

بِسْمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحْمٰنِ ٱلرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ * اَللّٰهُ الصَّمَدُ * لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ *
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ *

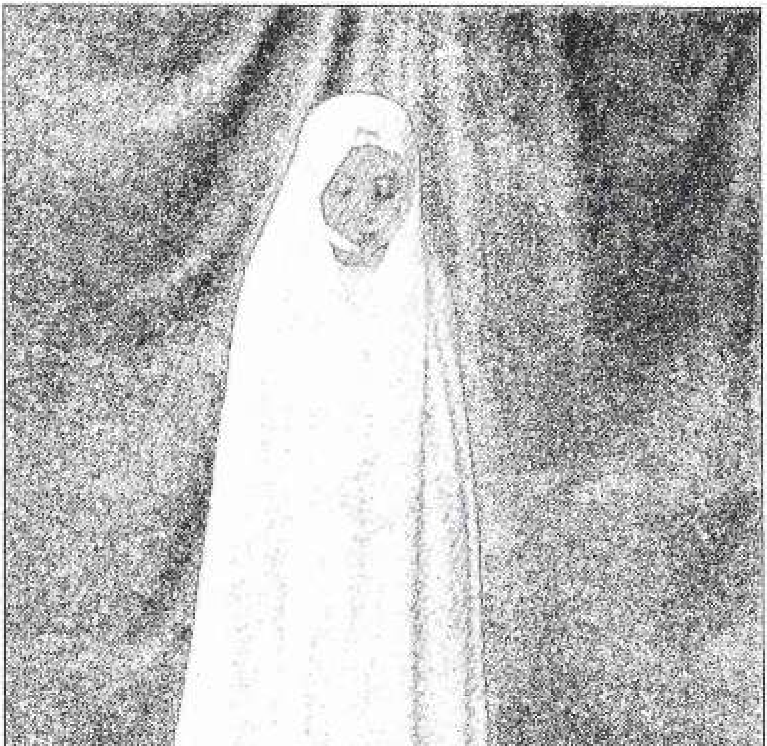

قرأت کی حالت میں

رکوع

سورہ حمد اور دوسرے سورہ کے ختم ہونے کے بعد سر رکوع کے لئے اتنا جھکائیں گے کہ دونوں ہاتھ زانو تک پہنچ سکیں اور یہ کہیں گے:

«سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیمِ وَ بِحَمْدِهِ»

یا تین مرتبہ کہیں گے: «سُبْحَانَ اللّٰهِ»

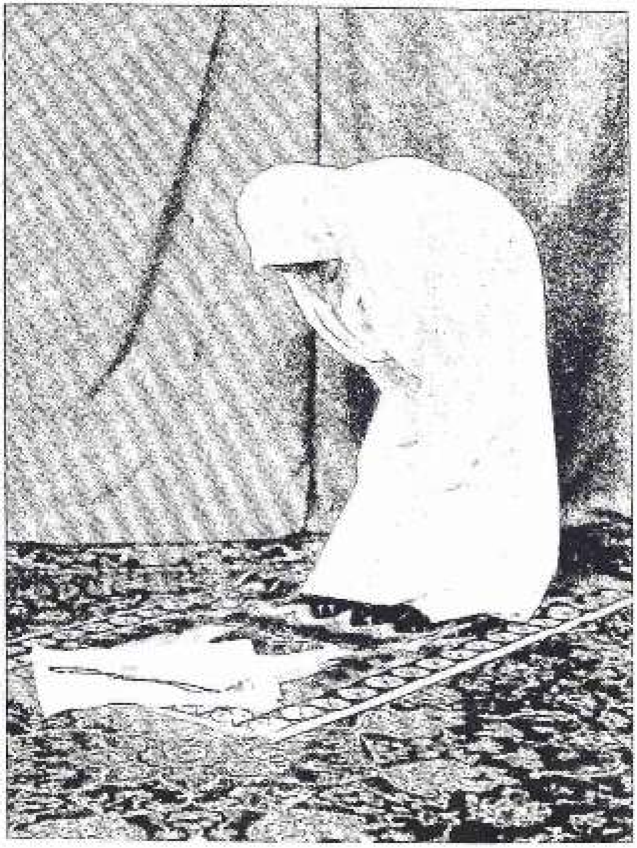

سجدہ

رکوع سے سر کو اٹھانے کے بعد (کھڑے ہوئیں گے) اور سجدہ میں جائیں گے اور ساتوں اعضاء بدن یعنی پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور پیر کے انگوٹھوں کو زمین پر رکھیں گے اور کہیں گے:

«سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَ بِحَمْدِہٖ»

یا تین مرتبہ کہیں گے: «سُبْحَانَ اللّٰہِ»

سجدہ میں پیشانی کو خاک یا پتھر یا زمین کی دوسری چیزوں پر رکھیں گے۔

جو چیزیں زمین سے اگنے والی ہوں اور وہ انسانوں کے پہننے اور کھانے کے کام نہ آئیں ان پر بھی سجدہ صحیح ہے۔

سجدہ گاہ جو ہم شیعوں کے نزدیک رائج ہے وہ دراصل پاک مٹی کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، جس کو نمازی اپنے ساتھ رکھتا ہے تا کہ سجدہ کرتے وقت اپنی پیشانی اس پر رکھے۔

نماز میں بہتر ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے قبر کی مٹی پر سجدہ کرے جو مکتب اسلام کی راہ میں عظیم انسانوں کی شہادت اور جہاد کی یاد دلاتی ہے اور یہ عمل ہر روز ہم کو ایثار و فدا کاری کا درس دیتا ہے۔

خدا کے علاوہ کسی غیر کا سجدہ کرنا حرام ہے، کیونکہ سجدہ بندگی کی علامت ہے اور بندگی و عبادت فقط بارگاہ خداوندی میں اس کے حکم کے مطابق ہی صحیح ہے۔

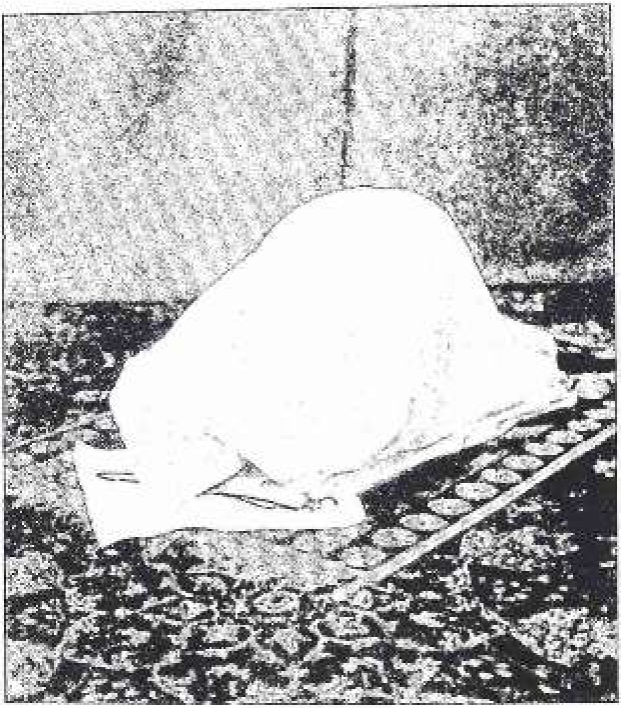

سجدہ کی حالت میں

دوسرا سجدہ

پہلے سجدہ کے بعد بیٹھیں گے اور ایک بار پھر سجدہ میں جائیں گے اور دوسرے سجدہ کو پہلے سجدہ کی طرح بجا لائیں گے۔

دوسرے سجدہ کے تمام ہوتے ہی ایک رکعت نماز ختم ہوجاتی ہے، یعنی یہاں تک ہم نے نماز کی پہلی رکعت پڑھ لی' اب یہاں ہم خلاصہ کے طور پر نماز کی پہلی رکعت کو ذکر کرتے ہیں:

۱۔ تکبیرۃ الاحرام (نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہنا)

۲۔ قرائت (حمد و سورہ کا پڑھنا)

۳۔ رکوع اور اس کا ذکر

۴۔ دو سجدے اور ان کا ذکر

دوسری رکعت

رکعت اول کے تمام ہوتے ہی نماز کی کیفیت بگڑے بغیر یا فاصلہ پیدا ہونے بغیر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور اسی ترتیب سے حمد و سورہ پڑھیں گے جیسے پہلی رکعت میں پڑھا تھا۔

قنوت

نماز پنجگانہ کی دوسری رکعت میں، حمد و سورہ کے تمام ہونے کے بعد، رکوع سے پہلے مستحب ہے کہ دونوں ہاتھوں کو چہرہ کے سامنے لے جا کر دعا پڑھیں، اس عمل کو "قنوت" کہتے ہیں۔

قنوت میں اس دعا کو پڑھا جا سکتا ہے:

«رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیا حَسَنَۃً وَفِی الآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ»

جمعہ کی نماز میں دو قنوت مستحب ہیں، ایک پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور دوسرا دوسری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا ہے:

"نماز میں جو شخص قنوت کو طول دیتا ہے قیامت کے روز اس سے سوال و جواب میں زیادہ نرمی ہو گی"۔ *

قنوت کے بعد رکوع اور سجدوں کو پہلی رکعت کی طرح بجا لائیں گے۔

---

* بحار الانوار، جلد ۸۲، صفحہ ۱۹۹۔

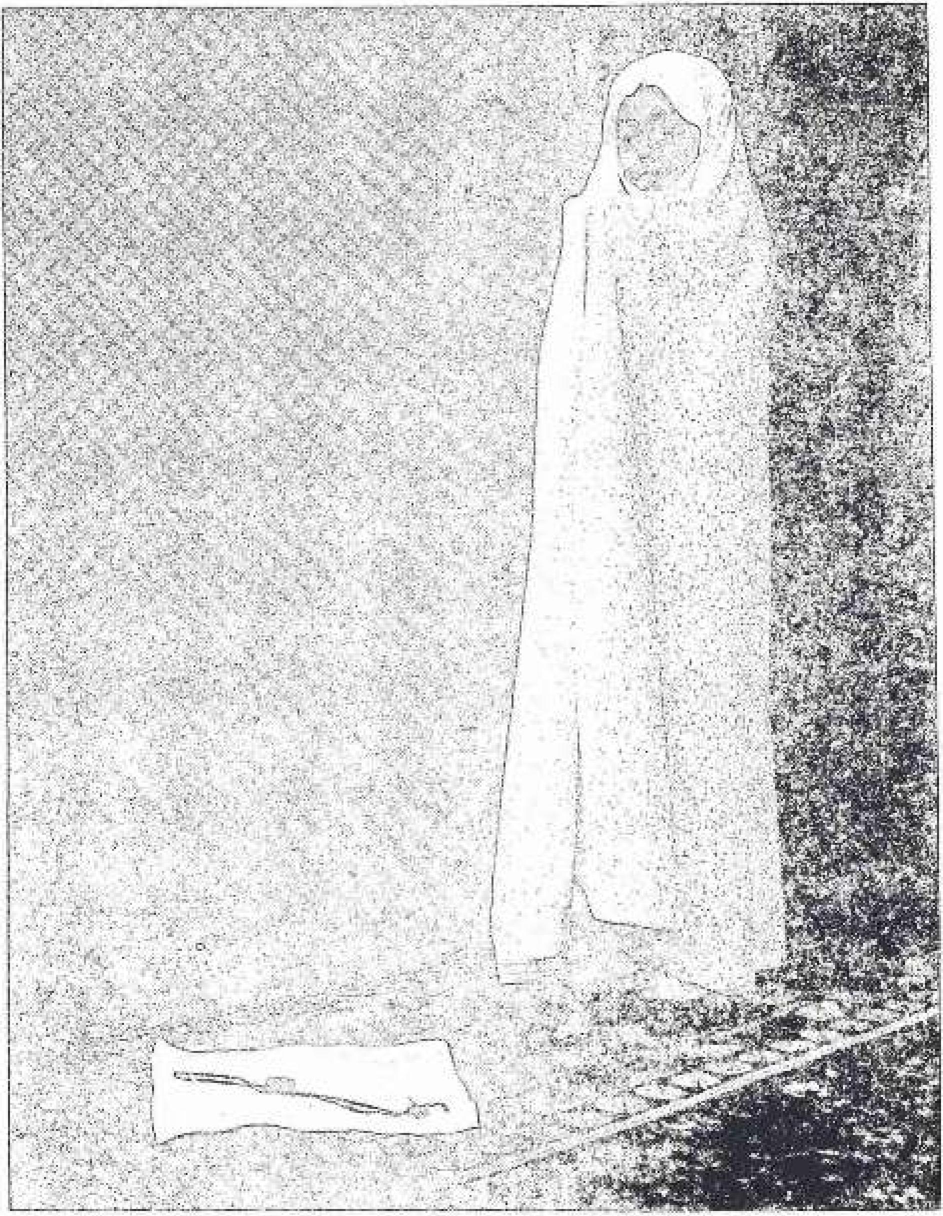

قنوت کی حالت میں

تشہد

ہر نماز کی دوسری رکعت میں دوسرے سجدہ کے تمام ہوتے ہی قبلہ رو بیٹھ کر "تشہد" پڑھیں گے، یعنی کہیں گے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

یہاں نماز کی دوسری رکعت بھی تمام ہو جاتی ہے اور اگر دو رکعتی نماز ہو، جیسے صبح کی نماز، تو تشہد کے بعد سلام کہنے کے ساتھ ہی نماز ختم کر دیں گے، یعنی کہیں گے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

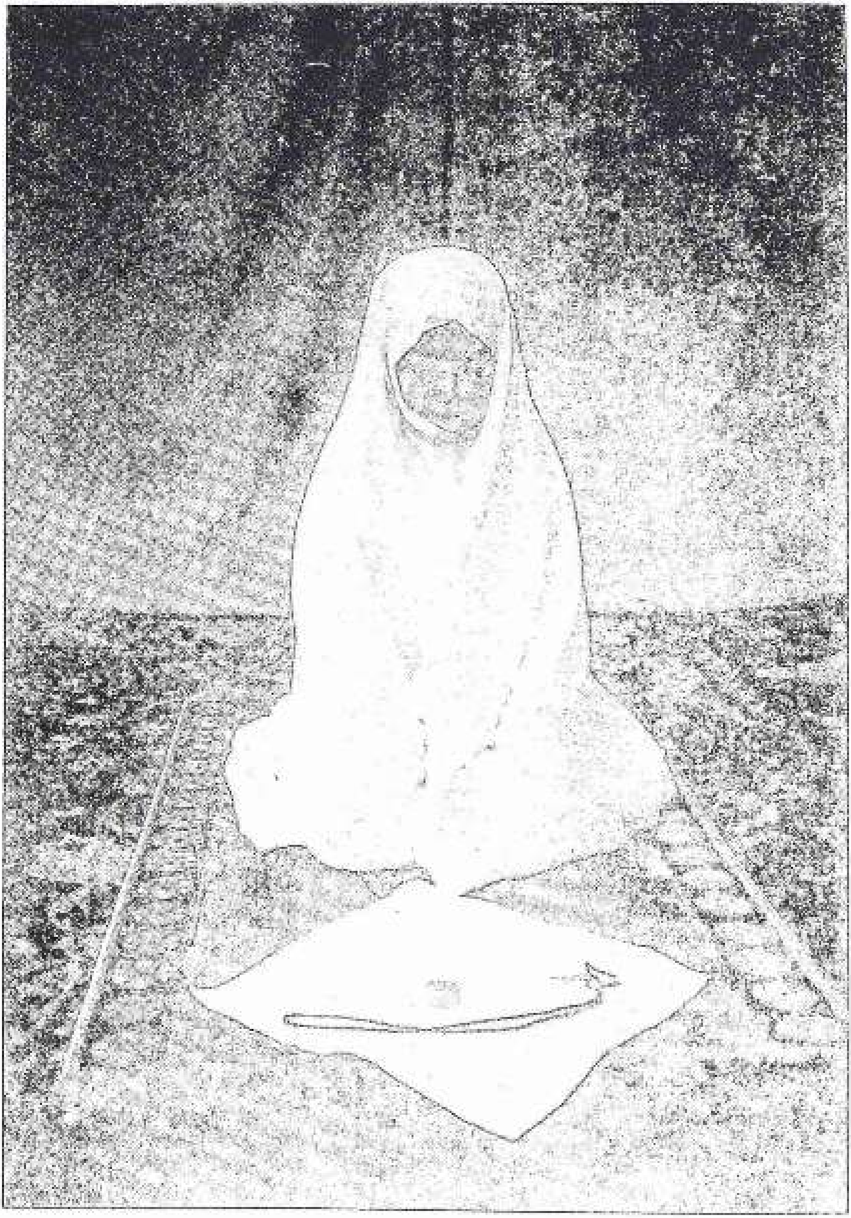

تشہد و سلام کی حالت میں

یہاں تک ہمیں نماز صبح پڑھنے کا طریقہ معلوم ہو گیا' چنانچہ اگر ۳ رکعتی یا ۴ رکعتی نماز ہو' تو چاہیئے کہ دوسری رکعت میں' تشہد پڑھنے کے بعد' سلام کہے بغیر اٹھ کھڑے ہوں اور نماز کی تیسری رکعت بجا لائیں۔

تیسری رکعت

نماز کی تیسری رکعت بھی دوسری رکعت کی طرح ہے' بس تھوڑے سے فرق کے ساتھ اور وہ یہ کہ دوسری رکعت میں حمد و سورہ کا پڑھنا ضروری ہے' لیکن تیسری رکعت میں سورہ اور قنوت نہیں ہے صرف سورہ حمد پڑھیں گے یا سورہ حمد کی جگہ تین مرتبہ یہ کہیں گے:

«سُبْحَانَ اللهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَکْبَرُ»

اگر نماز مغرب پڑھ رہے ہیں تو چاہیئے کہ دوسرے سجدہ کے بعد (تیسری رکعت میں) تشہد پڑھیں اور سلام کے ساتھ ہی نماز ختم کر دیں۔

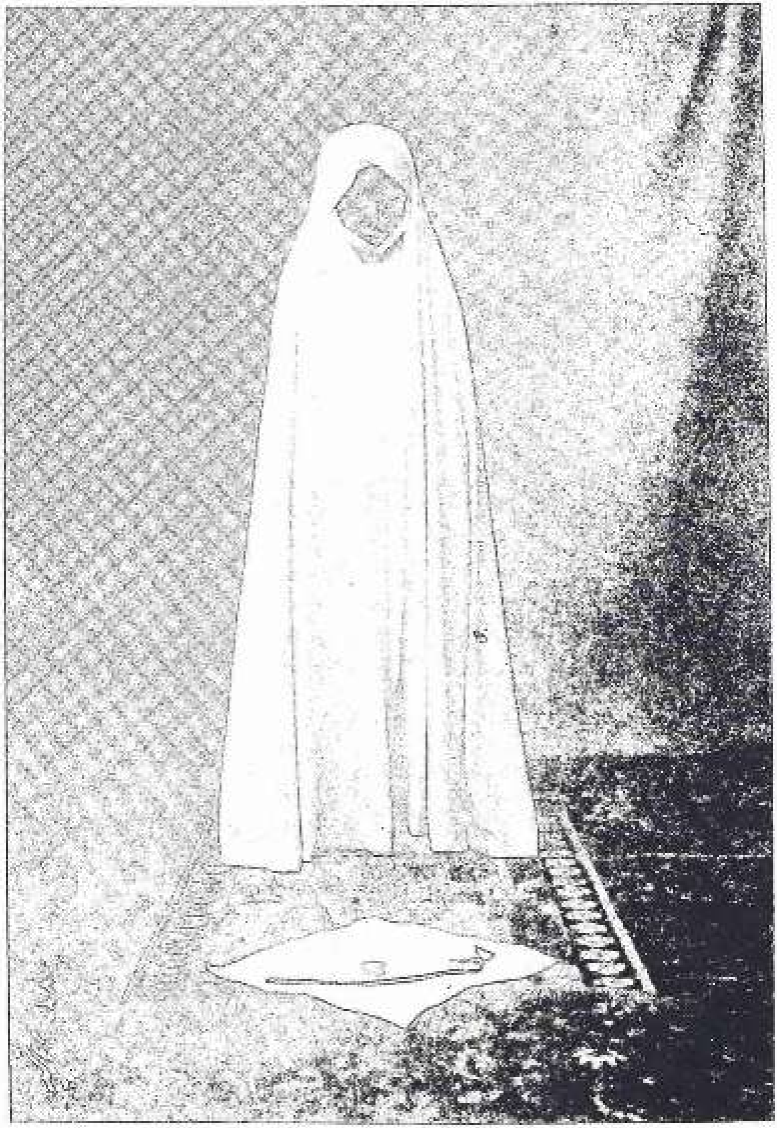

قرأت کی حالت میں

چوتھی رکعت

جو نماز ہم پڑھ رہے ہیں اگر چار رکعتی ہو، یعنی: نماز ظہر یا عصر یا عشاء (تو تیسری رکعت میں) سجدوں کے بعد تشہد یا سلام پڑھے بغیر کھڑے ہوں گے اور چوتھی رکعت کو تیسری رکعت کی طرح بجا لائیں گے اور آخر نماز میں، یعنی دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر تشہد و سلام پڑھیں گے اور یونہی نماز تمام کریں گے۔

لڑکوں اور مردوں کو چاہیئے کہ صبح کی نماز اور مغرب و عشاء کی نماز میں، حمد و سورہ کو (پہلی اور دوسری رکعت میں) بلند آواز سے پڑھیں اور ظہر و عصر کی نماز میں آہستہ پڑھیں۔

یہاں تک ہم نے یومیہ نمازوں کی کیفیت بیان کی، اس نکتہ کو یاد دلانا بھی ضروری ہے کہ جو چیزیں نماز میں پڑھی جاتی ہیں اور انہیں یاد کرنا بھی ضروری ہے، وہ صرف بیس (۲۰) جملے ہیں، لہذا کبھی بھی نماز یاد کرنے کو سخت و مشکل نہ سمجھیں، بلکہ تھوڑے سے وقت اور چند مرتبہ ان جملوں کو

دہرا کر آسانی سے نماز یاد کی جا سکتی ہے۔ ہم کیسے کبھی کبھی لمبے لمبے اشعار کو شوق و اشتیاق کے ساتھ یاد کر لیتے ہیں اور زبانی پڑھتے ہیں لیکن نماز جو اسلام کا دستور اور انسانی زندگی کا لائحہ عمل ہے جس سے دنیا اور آخرت کی نیکیاں حاصل ہوتی ہیں اسے بھلا دیا ہے اور اسے یاد کرنے سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

اب مزید توجہ کے لئے تکراری جملوں کو حذف کر کے نماز کے ۲۰ واجب جملے یہاں پر ذکر کیے جاتے ہیں:

۱۔ اللہ اکبر

۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۔ الحمد للہ رب العالمین

۴۔ الرحمن الرحیم

۵۔ مالک یوم الدین

۶۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین

۷۔ اھدنا الصراط المستقیم

۸۔ صراط الذین انعمت علیھم

۹۔ غیر المغضوب علیھم و لا الضالین

۱۰۔ قل هو الله احد

۱۱۔ الله الصمد

۱۲۔ لم یلد و لم یولد

۱۳۔ و لم یکن له کفوا احد

۱۴۔ سبحان ربی العظیم و بحمده

۱۵۔ سبحان ربی الاعلی و بحمده

۱۶۔ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له

۱۷۔ و اشهد ان محمدا عبده و رسوله

۱۸۔ اللهم صل علی محمد و آل محمد

۱۹۔ سبحان الله و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر

۲۰۔ السلام علیکم و رحمة الله و برکاته *

نوٹ:

- "اللہ اکبر" کے ساتھ نماز شروع ہوتی ہے اور "سلام" پر ختم ہوجاتی ہے۔

---

* نماز میں، ان دو سلاموں میں سے ایک سلام پر بھی اکتفا کیا جاسکتا ہے،

۱۔ السلام علینا و علی عباد الله الصالحین

۲۔ السلام علیکم و رحمة الله و برکاته، لیکن مستحب ہے کہ نمازی تینوں سلاموں کو اسی ترتیب کے ساتھ جو صفحہ ۸۰ میں گذر چکا ہے پڑھے۔

- "قنوت" ایک ایسا عمل ہے جو مستحب ہے اور روزانہ کی نمازوں میں دوسری رکعت میں قرائت کے بعد پڑھا جاتا ہے۔
- "تشہد" دوسری رکعت اور آخر نماز میں دونوں سجدوں کے بعد پڑھا جاتا ہے۔
- "سلام" نماز کا آخری حصہ ہے اور یہ صرف نماز کی آخری رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔

جو چیزیں نماز میں مستحب ہیں

۱۔ قرائت کے تمام ہونے کے بعد اور رکوع سے پہلے "اللہ اکبر" کہنا مستحب ہے۔

۲۔ رکوع سے اٹھنے کے بعد "اللہ اکبر" کہنا مستحب ہے، اور بہتر ہے کہ یہ جملہ بھی کہیں: ((سمع اللہ لمن حمدہ))

۳۔ دونوں سجدوں سے پہلے اور ان کے بعد "اللہ اکبر" کہنا مستحب ہے۔

۴۔ دونوں سجدوں کے درمیان "استغفر اللہ ربی واتوب الیہ" کہنا مستحب ہے

۵۔ ہر رکعت کے آخر میں اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے کے وقت "بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد" کہنا مستحب ہے۔

تعقیبات نماز

نماز کے بعد عبادت کی حالت باقی رکھنے کو تعقیب نماز کہتے ہیں۔

مستحب ہے کہ انسان، نماز کے بعد کچھ ذکر کرنے اور دعا و قرآن پڑھنے میں مشغول ہو اور یہ ضروری نہیں ہے کہ دعاؤں کو عربی ہی میں پڑھے، تعقیبات نماز میں سے سب سے افضل تعقیب نمازوں کے لئے وہ مشہور و معروف تسبیحیں ہیں جسے پیغمبر اسلام (ص) نے اپنی عظیم المرتبت بیٹی حضرت فاطمہ زہرا صلوۃ اللہ علیہا کو سکھایا، جو ((تسبیحات فاطمہ سلام اللہ علیہا)) کے نام سے مشہور ہیں، یعنی یہ کہنا:

اللہ اکبر	۳۴ مرتبہ
الحمد للہ	۳۳ مرتبہ
سبحان اللہ	۳۳ مرتبہ

اور نماز کے بعد سجدہ شکر بجا لانا بھی مستحب ہے یعنی خداوند عالم کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے ارادہ سے سجدہ میں جائیں اور ۱۰۰ مرتبہ یا ۲ مرتبہ یا ا مرتبہ کہیں: ((شکراً للہ))۔

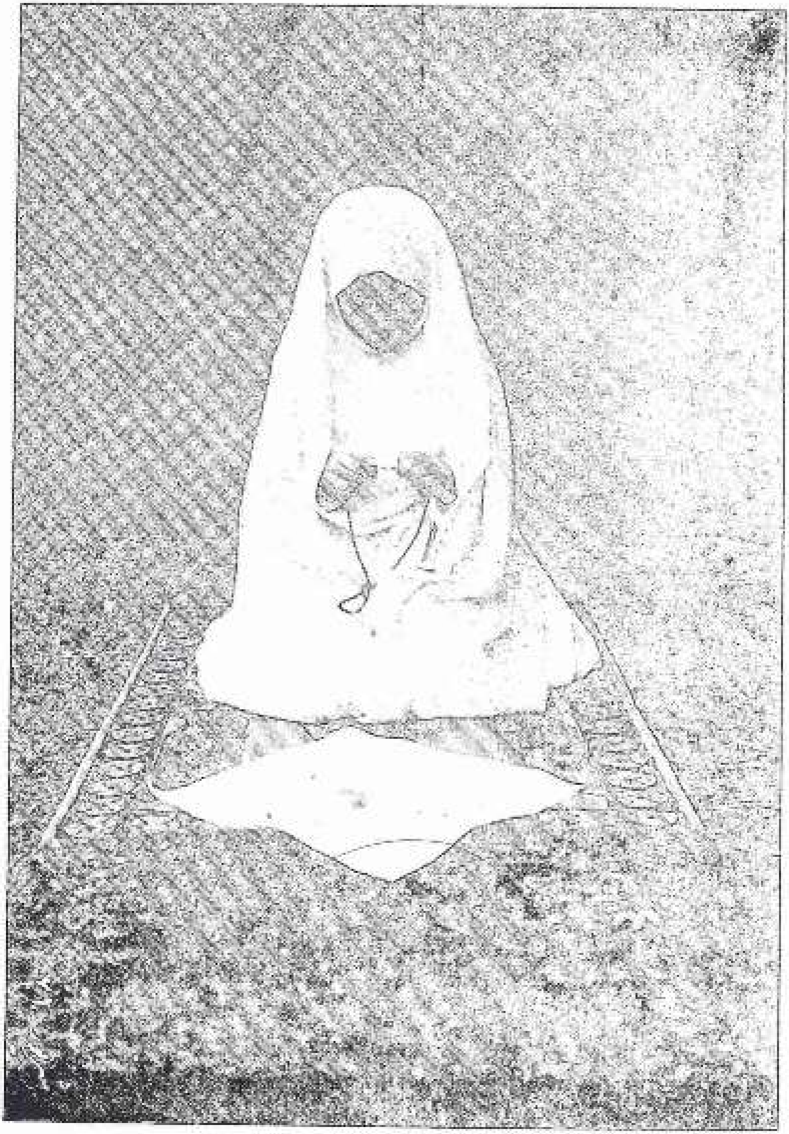

تعقیب کی حالت میں

نماز کا ترجمہ

اللہ اکبر

خدا ہر شخص اور ہر چیز سے بڑا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

الحمد للہ رب العالمین

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے

الرحمن الرحیم

خدا بخشنے والا اور مہربان ہے

مالک یوم الدین

قیامت کے دن کا مالک ہے

ایاک نعبد و ایاک نستعین

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

اھدنا الصراط المستقیم

ہمیں راہ راست کی ہدایت فرما

صراط الذین انعمت علیھم

وہ راستہ جس پر تو نے اپنی نعمت نازل کی

غیر المغضوب علیھم

ان لوگوں کا نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا

و لا الضالین

اور نہ گمراہوں کا راستہ

قل ھو اللہ احد

اے رسول! کہدو کہ خدا ایک ہے

اللہ الصمد

وہ بے نیاز ہے

لم یلد و لم یولد

نہ اس کو کسی نے جنا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنا

و لم یکن لہ کفواً احد

اور کوئی شخص بھی اس کے برابر نہیں ہے

سبحان ربی العظیم و بحمدہ

کتنا عظیم و پاک ہے میرا خدا اور میں اسی کی حمد و ثناء کرتا ہوں

سبحان ربی الاعلی و بحمدہ

میرا خدا ہر شخص سے پاک و بالاتر ہے اور میں اس کی مدح کرتا ہوں

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ اور کوئی خدا نہیں ہے اور وہ یکتا اور لاشریک ہے۔

و اشهد ان محمداً عبده و رسولہ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ص) خدا کے بندہ اور اس کے رسول ہیں

اللھم صل علی محمد و آل محمد

اے خدا تو محمد (ص) اور اس کی آل (ع) پر درود بھیج

سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر

خداوند عالم ہر عیب سے پاک و منزہ ہے اور حمد و شکر فقط مخصوص خدا کے لئے ہے، خدا کے علاوہ کوئی اور خدا نہیں ہے اور وہ ہر چیز سے بزرگ و برتر ہے

السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اے پیغمبر! خداوند عالم کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں آپ (ص) پر ہوں

السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین

سلام ہم (نمازیوں) پر اور خداوند عالم کے نیک بندوں پر

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

سلام و رحمت و برکات خدا مومنین پر ہو

ربنا اتنا فی الدنیا حسنہ و فی الاخرۃ حسنہ و قنا عذاب النار

خداوندا ہم کو دنیا و آخرت میں نیکیاں عطا کر اور آتش جہنم سے محفوظ رکھ

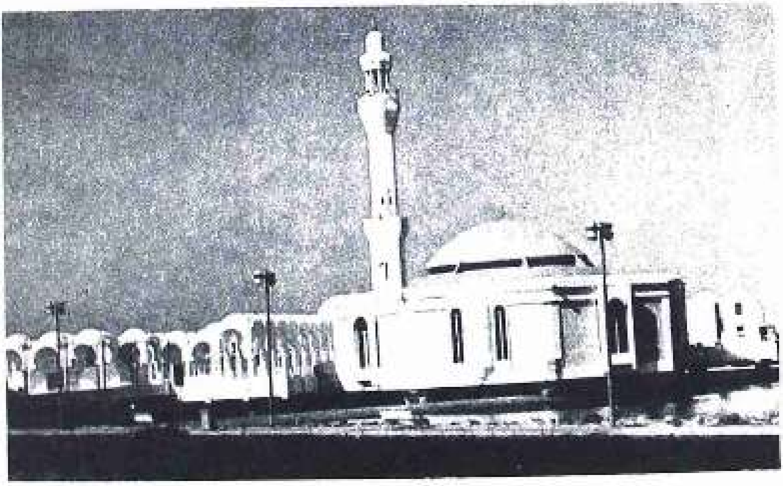

نماز جماعت

اسلام کے عظیم اور باوقار دستورات میں سے ایک "نماز جماعت" ہے۔

نماز جماعت مسلمانوں کے اتحاد کی جلوہ گاہ اور ہر صبح و شام ان کے اجتماع کو نمایاں کرنے والی ہے۔ اسلامی روایتوں میں نماز جماعت میں شریک ہونے والوں کے لئے بہت زیادہ ثواب بیان کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر نمازیوں کی تعداد ۱۰ سے زیادہ ہو تو اس کے ثواب کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

نیز اسلام کے احکام میں بہت سے ایسے مسائل ہیں جو نماز جماعت کی بہت زیادہ اہمیت بیان کرتے ہیں۔ یہاں ہم ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

۱۔ ہر شخص کے لئے نماز جماعت میں شریک ہونا مستحب ہے خاص طور سے مسجد کے پڑوس کے لئے۔

۲۔ مناسب نہیں ہے کہ انسان بغیر کسی عذر کے جماعت کو ترک کرے۔

۳۔ بے توجہی برتتے ہوئے نماز جماعت میں شرکت نہ کرنا جائز نہیں ہے۔

۴۔ مستحب ہے کہ انسان، صبر کرے تا کہ نماز، جماعت سے پڑھ سکے۔

۵۔ نماز جماعت، اول وقت میں فرادی پڑھنے والی نماز سے برتر ہے، چاہے نماز جماعت اول وقت میں نہ پڑھی جائے۔

۶۔ وہ نماز جماعت جو اختصار سے پڑھی جاتی ہے اس طولانی نماز سے جو جماعت سے نہ ہو، بہتر ہے۔

۷۔ اگر جماعت سے نماز ہو رہی ہے اور کسی شخص نے فرادی نماز پڑھ لی ہے تو مستحب ہے کہ دوبارہ جماعت سے نماز پڑھے۔

جو مسائل اوپر بیان ہوئے ہیں ان سے ہمیں نماز جماعت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ لہذا ہم کوشش کریں کہ مسلمانوں کے اس ہر روز کے اجتماع سے جدا نہ رہیں اور اس کے عظیم ثواب سے محروم نہ ہوں۔

اب، ہم نماز جماعت کی کیفیت سے آشنا ہونے کے لئے اس کے بعض مسائل کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

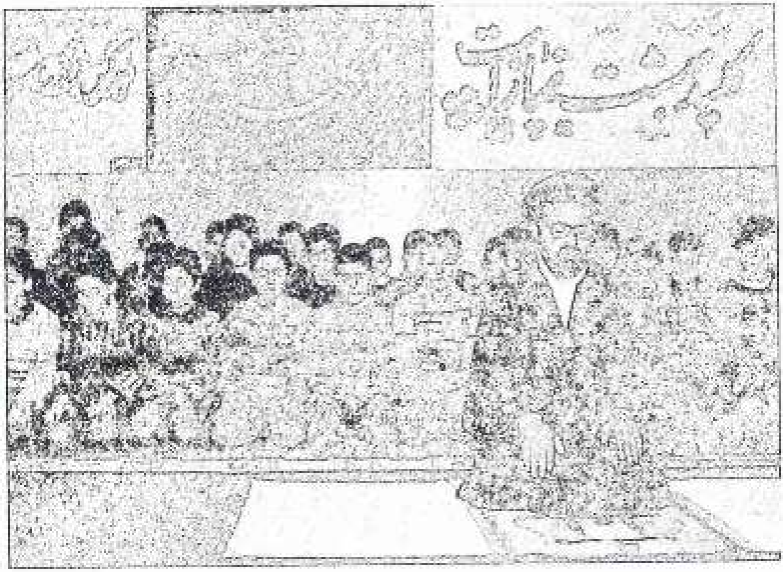

نماز جماعت کے احکام

۱۔ نماز جماعت میں ایک متقی و پرہیزگار شخص جو نماز کو صحیح طور سے پڑھتا ہے، امام جماعت کے عنوان سے، لوگوں کے آگے کھڑا ہوتا ہے اور دوسروں سے پہلے نماز شروع کرتا ہے اور دوسرے لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں۔

۲۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے کم از کم دو شخص کا ہونا ضروری ہے، ایک امام اور دوسرا ماموم۔

۳۔ پہلی اور دوسری رکعتوں میں، جب امام جماعت حمد و سورہ پڑھے تو دوسروں پر لازم نہیں ہے کہ وہ بھی حمد و سورہ پڑھیں، بلکہ امام

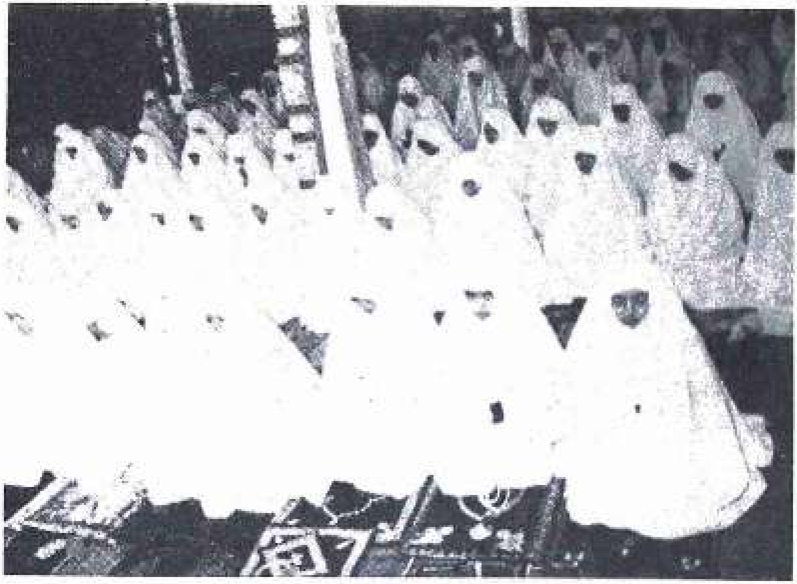

جماعت کی قرائت کو غور سے سنیں لیکن انہیں بقیہ اعمال نماز بجا لانا چاہیئے۔

۴۔ امام سے پہلے ماموم کو نماز شروع نہیں کرنا چاہیئے اور اسی طرح سے نماز کے اور بھی اعمال مثلاً رکوع اور سجدہ کو بھی امام سے پہلے انجام نہیں دینا چاہیئے۔

۵۔ ماموم کو امام جماعت کے آگے نہیں ہونا چاہیئے بلکہ امام جماعت کے کچھ پیچھے کھڑا ہو۔

۶۔ امام و ماموم اور صفوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

۷۔ اگر نماز جماعت کے لئے، اذان و اقامت کہی جا چکی ہو تو ماموم پر انہیں پڑھنا مستحب نہیں ہے۔

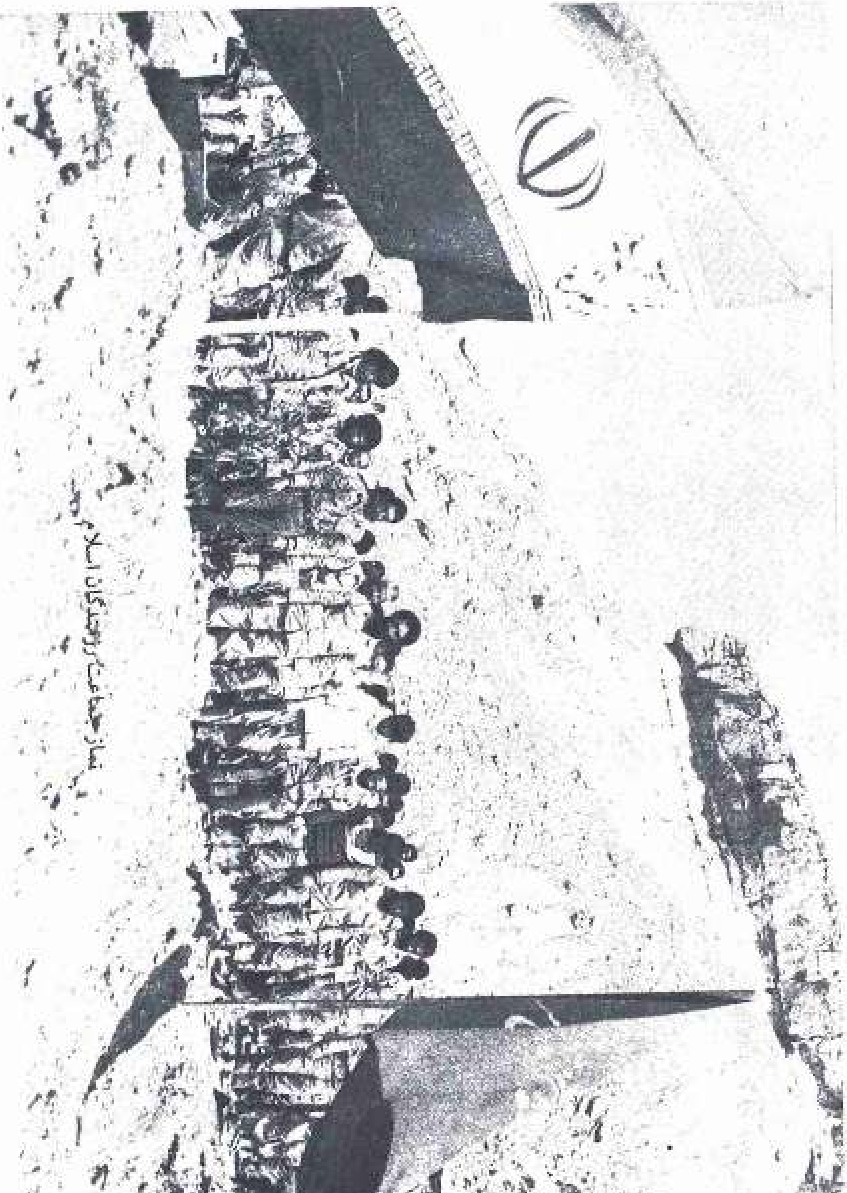

مجاہدین اسلام کی نماز جماعت

نماز جمعہ

وہ نمازیں جنہیں جماعت سے پڑھا جانا چاہیئے اور فرادی نہیں پڑھی جاسکتیں ان میں سے ایک بہت باعظمت نماز ((نماز جمعہ)) ہے۔

نماز جمعہ ہر ہفتہ مسلمانوں کے جمع ہونے کا ایک بہترین ذریعہ اور اللہ کی عبادت کرنے والوں کی عالی ترین سیاسی عبادت کا نمونہ ہے۔

اس نماز میں، امام جمعہ، نمازیوں کو تقوی و پرہیز گاری کی وصیت کرتا ہے اور انہیں دنیائے اسلام کے سیاسی اور اقتصادی مسائل سے آگاہ کرتا ہے۔ حضرت امام خمینی (قدس سرہ) اپنی کتاب تحریر الوسیلہ میں اس باوقار اجتماع کی اہمیت کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

"نماز جمعہ اور اس کے دونوں خطبے، حج کے مراسم کی طرح مسلمانوں کے عظیم مراسم میں سے ہیں لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اس مراسم میں اپنے اہم اسلامی فرائض سے غفلت کی ہے۔ اسلام اپنے تمام امور کے ساتھ' دین سیاست ہے اور یہ بات ہر اس شخص پر ظاہر ہے جسے اسلام کے حکومتی' سیاسی' اجتماعی اور اقتصادی احکام سے تھوڑی بھی آگاہی ہے اور جو شخص یہ سوچتا ہے کہ دین سیاست سے جدا ہے' وہ ایک نادان شخص ہے کہ جس نے نہ اسلام کو پہچانا اور نہ سیاست کو"۔ *

* تحریر الوسیلہ جلد ۱، صفحہ ۲۳۴، مسئلہ نمبر ۹۔

نماز جمعہ کے احکام

۱۔ نماز جمعہ (نماز صبح کی طرح) دو رکعت ہے لیکن اس میں ۲ مستحبی قنوت ہیں۔ ایک پہلی رکعت میں، رکوع سے پہلے اور دوسرا دوسری رکعت میں، رکوع کے بعد۔

۲۔ نماز جمعہ، نماز ظہر کی جگہ پڑھی جائیں گی۔

۳۔ امام جمعہ کا نماز سے پہلے ۲ خطبے پڑھنا واجب ہے۔

۴۔ جب امام جمعہ، نماز جمعہ کے دونوں خطبوں کو پڑھ رہا ہو، تو شرکت کرنے والوں پر واجب ہے کہ دونوں خطبوں کو سنیں، اور خطبوں کے دوران بات کرنا مکروہ ہے، بلکہ اگر بات کرنے کی وجہ سے خطبوں کو سن نہیں سکتا، تو خاموشی لازم اور ضروری ہے۔

پس اس بات کی طرف توجہ دینی چاہیے کہ خطبوں کے وقت، مستحبی نمازوں کا پڑھنا، یا کتاب اور اخبار کا مطالعہ کرنا، یا ان امور میں مشغول ہونا جو خطبوں کو سننے میں مانع ہوں، صحیح نہیں ہے۔

۵۔ اگر نمازی نماز کے پہلے خطبہ میں یا دونوں خطبوں میں سے کسی میں

نہ پہنچا ہو، پھر بھی نماز جمعہ میں شریک ہونا فضیلت رکھتا ہے اور اس کی یہ نماز، نماز ظہر کی جگہ قرار پائے گی۔

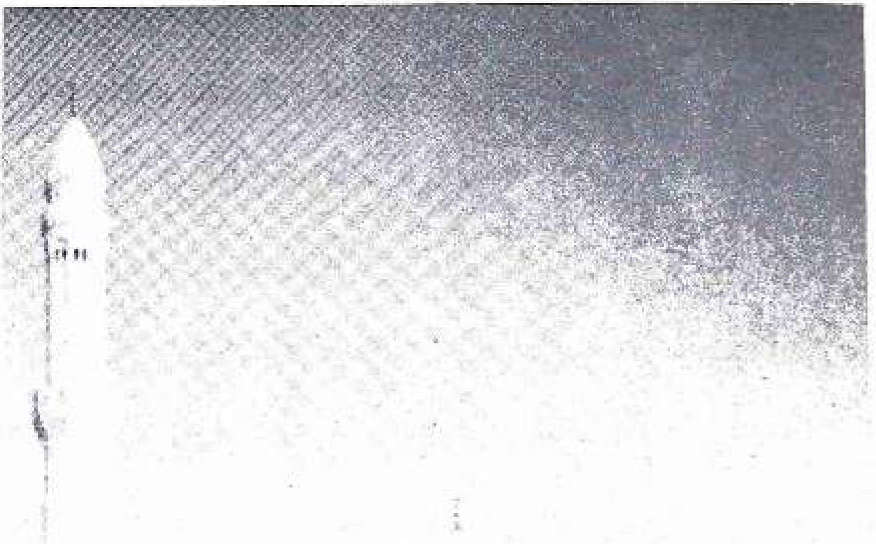

مسجد جمعہ مدینہ میں، جہاں سب سے پہلے نماز جمعہ پڑھی گئی

مجاہدین اسلام کی نماز محاذ جنگ پر

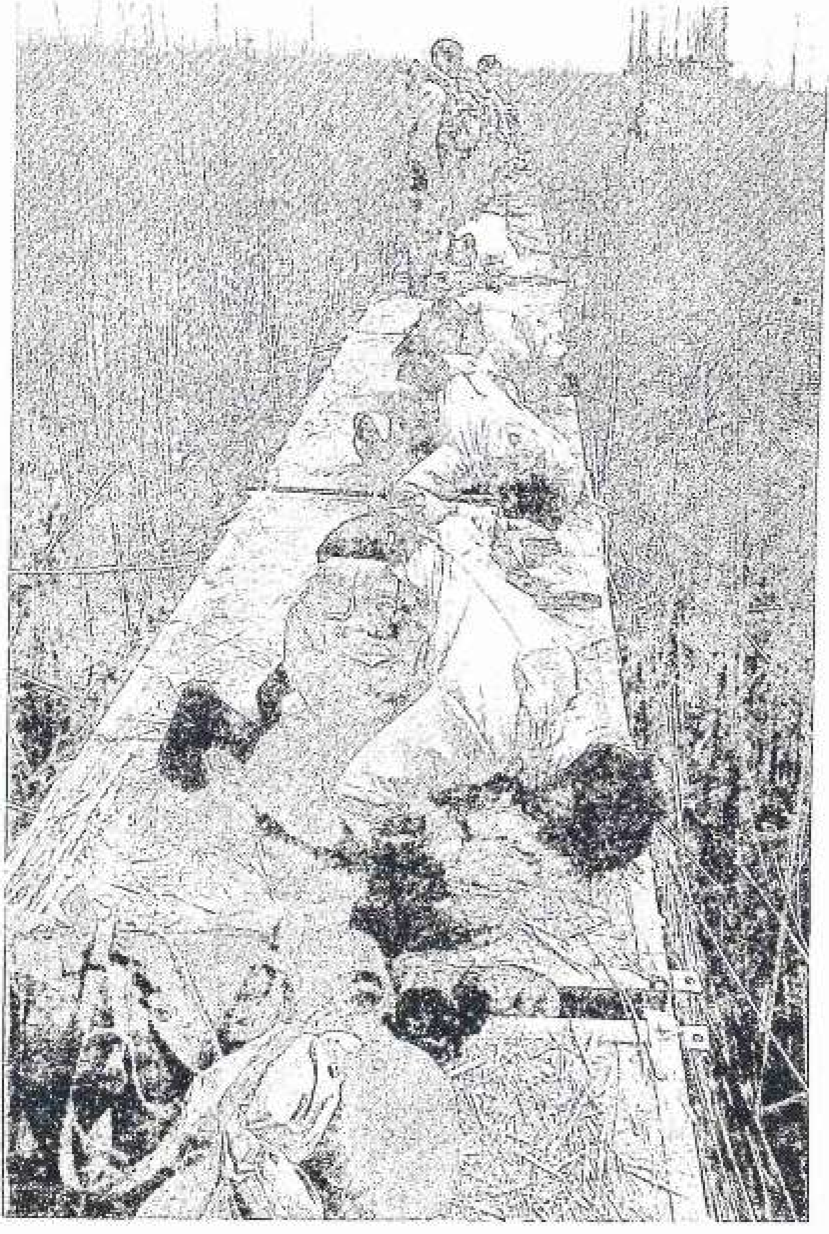

مسافر کی نماز

انسان کو چاہئے کہ سفر میں، ۴ رکعتی نمازوں کو ۲ رکعت (یعنی قصر) پڑھے، بشرطیکہ اس کا سفر ۸ فرسخ سے جو تقریباً ۴۵ کلومیٹر ہے، کم نہ ہو۔

چند مسائل:

۱۔ مسافر کو اس وقت نماز قصر پڑھنی چاہیئے کہ آبادی سے حد اقل اتنا دور ہوجائے کہ اس کی دیواریں نہ دیکھے اور اذان کی آواز بھی نہ سنے، چنانچہ اگر اس سے پہلے نماز پڑھنا چاہتا ہو تو وہ پوری نماز پڑھے گا۔

۲۔ جس جگہ پر مسافر کی نماز پوری ہے، جیسے وطن، اگر وہ وہاں سے ۴ فرسخ جائے اور ۴ فرسخ واپس آئے تو اس سفر کے دوران اس کی نماز قصر ہوگی۔

۳۔ مسافر جب اپنے وطن واپس آئے تو جب اپنے وطن کی دیوار دیکھے یا وہاں سے اذان کی آواز سنے تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

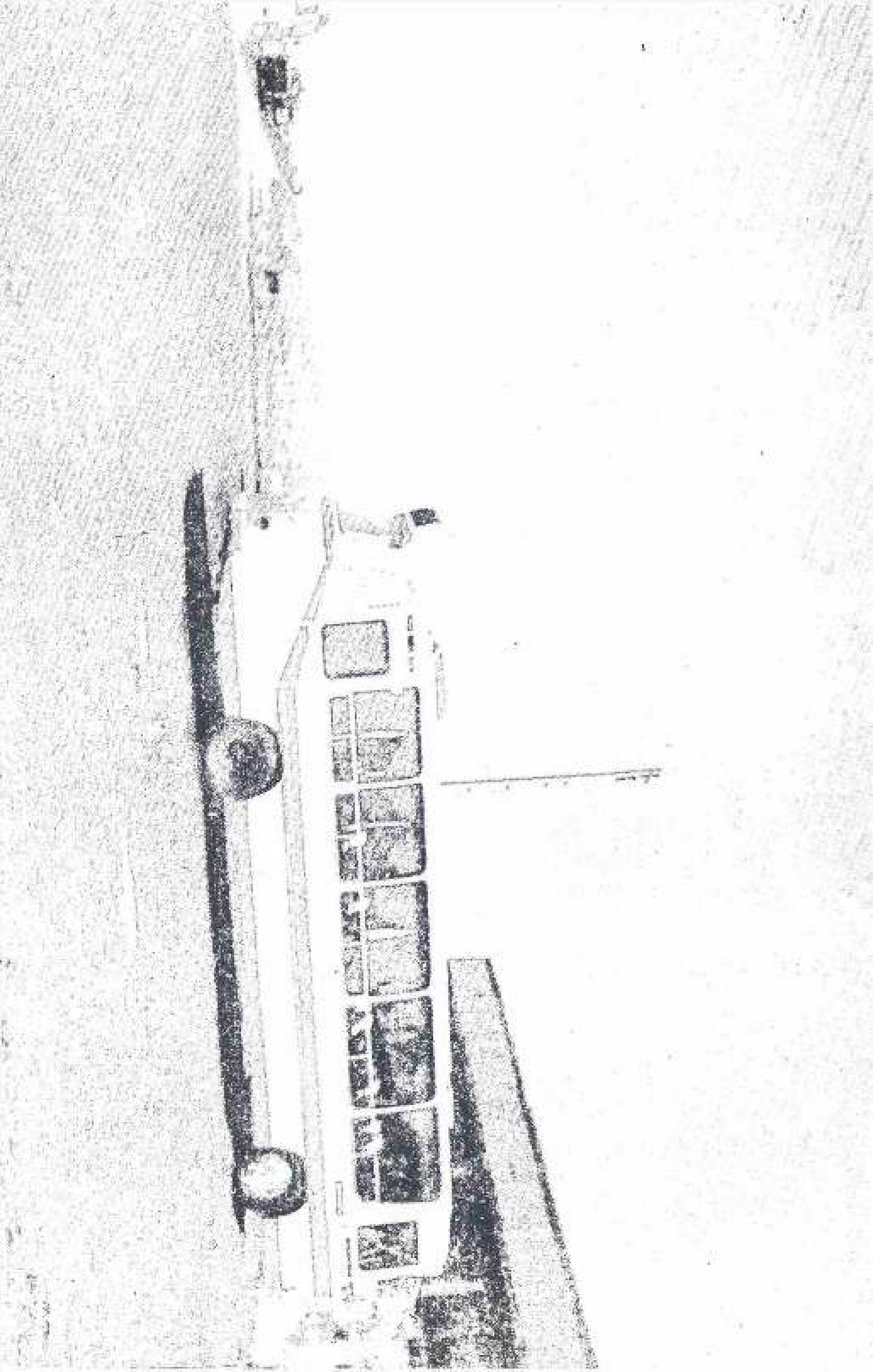

۴- مسافر جہاں جانا چاہتا ہو اگر وہاں کے دو راستے ہوں' ایک راستہ ۸ فرسخ سے کم ہو اور دوسرا راستہ ۸ فرسخ سے زیادہ ہو تو اگر وہ اس راستے سے جائے جو ۸ فرسخ کا ہے تو اس صورت میں قصر نماز پڑھے گا' اور اگر اس راستے کو اپنائے جو ۸ فرسخ سے کم ہے تو پوری نماز پڑھے گا۔

وہ مقامات جہاں نماز پوری پڑھی جائے گی

۱- وطن میں۔

۲- جہاں وہ جانتا ہے کہ ۱۰ روز رہیگا یا ۱۰ روز رہنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

۳- جہاں وہ ۳۰ روز تک تردد کی حالت میں رہے' یعنی اسے معلوم نہ ہو کہ رہیگا یا جائیگا اور ۳۰ روز تک اسی حالت میں رہے اور کہیں نہ جائے ایسی صورت میں وہ ۳۰ روز کے بعد پوری نماز پڑھے گا۔

وطن وہ جگہ ہے جس کو انسان نے ہمیشہ کے لئے زندگی بسر کرنے کی غرض سے اختیار کیا ہو چاہے وہ وہیں پیدا ہوا ہو' اور وہ جگہ جو اس کے ماں باپ کا وطن ہو یا اس نے خود زندگی بسر کرنے کے لئے کوئی جگہ اختیار کی ہو۔

نماز آیات

جب سورج یا چاند کو گہن لگے یا زلزلہ آ جائے، اس وقت خداوند عالم کی عبادت کرنے والوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے خدا کی پناہ حاصل کریں اور دو رکعت نماز، جس کو ((نماز آیات)) کہتے ہیں ۔بجا لائیں، اس قسم کی نماز کا پڑھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس طرح کے حادثات الہی قدرت اور اس عالم طبیعی کے دقیق نظم کی علامتیں ہیں۔

یہ نماز انسانوں کو خرافات اور بیہودہ خیالات سے روکتی ہے اور خالق کائنات کی طرف توجہ دلاتی ہے اور اسی طرح سے خوف کے دور ہونے کا سبب اور دلوں کے سکون کا باعث ہے۔

نماز آیات کا طریقہ

نماز آیات دو رکعت ہے، اور ہر رکعت میں ۵ رکوع ہیں اور ہر رکوع سے پہلے حمد و سورہ پڑھا جائیگا۔ یا قرآن مجید کے کسی سورہ کو ۵ اجزاء میں

تقسیم کر کے پہلے جزء کو پہلے رکوع سے قبل، سورہ حمد کے بعد پڑھیں گے اور اس کے بعد رکوع میں جائیں گے۔ پھر اس کے بعد رکوع سے اٹھ کر بغیر سورہ حمد پڑھے ہوئے اس سورہ کے دوسرے جزء کو پڑھیں گے اور رکوع میں جائیں گے، پھر رکوع کے بعد اس سورہ کے تیسرے جزء کو پڑھیں گے اور ایک بار پھر رکوع میں جائیں گے، پھر اس کے بعد کھڑے ہوئیں گے اور اسی طرح پانچویں رکوع کو انجام دے کر پھر سجدہ میں جائیں گے اور دوسری رکعت کو بھی اسی ترتیب کے ساتھ بجا لائیں گے۔

اب ہم یہاں بطور نمونہ، نماز آیات کو اختصار کے ساتھ سورہ (توحید) کے اجزاء کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

- "اللہ اکبر" کے ساتھ ہی نماز شروع کریں گے۔
- تکبیر کے بعد سورہ حمد کی تلاوت کریں گے اور حمد کے بعد "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کہیں گے۔
- پھر اس کے بعد رکوع میں جائیں گے (ضروری ہے کہ تمام رکوع میں ذکر رکوع کہا جائے)۔
- رکوع سے سر اٹھائیں گے اور سورہ حمد پڑھے بغیر کہیں گے:

"قل ھو اللہ احد"۔

- اس کے بعد دوسرا رکوع بجا لائیں گے۔
- پس دوسرے رکوع کے بعد یہ پڑھیں گے: "اللہ الصمد"۔
- پھر رکوع میں جائیں گے۔
- تیسرے رکوع کے بعد یہ پڑھیں گے: "لم یلد و لم یولد"۔
- پھر رکوع میں جائیں گے اور چوتھے رکوع کے بعد یہ پڑھیں گے: "و لم یکن لہ کفواً احد"۔
- اس کے بعد پانچویں رکوع کو بجا لائیں گے اور سر رکوع سے اٹھا کر سجدہ میں جائیں گے۔
- دوسرے سجدہ کے بعد، دوسری رکعت کو پہلی رکعت کی طرح بجا لائیں گے اور تشہد و سلام کے ساتھ نماز ختم کریں گے۔

قنوت نماز آیات

نماز آیات میں بھی قنوت کا پڑھنا مستحب ہے اور یہ دوسری رکعت میں، پانچویں رکوع سے پہلے، سورہ کے تمام ہونے کے بعد پڑھا جائیگا۔

نماز میت

جب بھی کوئی مسلمان دنیا سے رخصت ہوجائے، تو غسل و کفن کے انجام دینے کے بعد اس میت پر نماز پڑھی جائے گی' اس نماز کو ایک شخص بھی انجام دے سکتا ہے یا بہت سے افراد جماعت کی صورت میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

نماز میت کا طریقہ

میت کو نمازی کے سامنے اس طرح سے رکھیں کہ جب قبلہ رو نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو' میت کا سر نمازی کے داہنی طرف قرار پائے۔

اس نماز میں رکوع' سجدہ اور تشہد و سلام نہیں ہے۔ اس میں صرف پانچ تکبیریں اور کچھ ذکر و دعا ہے اور وہ اس طرح سے کہ نمازی نیت اور "اللہ اکبر" کہنے کے ساتھ نماز شروع کرے گا۔

اور کہے گا:

«اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰه».

پھر دوسری تکبیر کہے گا اور یہ پڑھے گا:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ».

اور تیسری تکبیر کے بعد چاہیئے کہ کہے:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ».

اور چوتھی تکبیر کے بعد کہے گا:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَیِّتْ».

اس کے بعد پانچویں تکبیر کہے اور پانچویں تکبیر کہنے کے ساتھ ساتھ نماز بھی تمام ہوجائے گی۔

نماز میت جتنی ہم نے بیان کی ہے اگر اتنی ہی مقدار میں پڑھی جائے تو کافی ہے۔ اگرچہ بہتر ہے کہ اس کی دعاؤں اور مفصل اذکار کو پڑھا جائے۔ *

---

* مزید معلومات کے لئے توضیح المسائل کی طرف رجوع کریں۔

مستحبی نمازیں

جیسا کہ اس سے قبل گذر چکا ہے کہ مستحبی نمازیں بہت ہیں اور اس مختصر کتابچہ میں ان سب کو ذکر نہیں کیا جاسکتا' لیکن چونکہ عاشقان خدا صرف واجبات پر ہرگز اکتفا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خالی اوقات میں مستحبات کو بھی بجا لانا چاہتے ہیں لہذا ہم ان میں سے بعض مستحبی نمازوں کا ذکر کرتے ہیں۔
مخفی نہ رہے کہ مستحبی نماز کو ((نافلہ)) بھی کہتے ہیں۔

روزانہ کے نوافل

نافلہء نماز صبح: دو رکعت ہے' جو نماز صبح سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

نافلہء نماز ظہر: ۸ رکعت ہے' (چار نمازیں دو دو رکعت کی) جو نماز ظہر سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

نافلہء نماز عصر: ۸ رکعت ہے' جو نماز عصر سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

نافلہء نماز مغرب: ۴ رکعت ہے، جس کو نماز مغرب کے بعد پڑھتے ہیں۔

نافلہء نماز عشاء: ۲ رکعت ہے، جس کو عشاء کی نماز کے بعد بیٹھ کر بجا لاتے ہیں۔

نماز شب

نماز شب گیارہ رکعت ہے، اس کا وقت آدھی رات سے اذان صبح تک ہے، اس کے پڑھنے میں بہت ہی زیادہ ثواب ہے۔

نماز شب، اس ترتیب کے ساتھ پڑھی جائے گی:

۸ رکعت (دو دو رکعت کر کے)	نافلہء شب کی نیت سے
۲ رکعت	نماز شفع کی نیت سے
۱ رکعت	نماز وتر کی نیت سے

خود کو آزمائیے اور انعام لیجئیے

اب ہم یہاں اس کتاب کو پڑھنے والے عزیز بچوں کی آزمائش کے لئے اس کتاب سے کچھ سوالات اخذ کر کے نیچے ذکر کرتے ہیں' جن سے پڑھنے والوں کی ذہنی صلاحیت اچھی طرح اجاگر ہو سکے گی۔

سوالوں کے جواب مطالب کتاب کے مطابق ہونا چاہیئے۔

۱۔ قرآن مجید کا کون سا سورہ نماز میں ضرور پڑھا جائیگا؟

الف۔ سورہ حمد

ب۔ سورہ قل ھو اللہ

ج۔ ہر دو

۲۔ واجبی نمازوں میں سے کون سی نماز جماعت سے ضرور پڑھی جائیگی؟

الف۔ نماز میت

ب۔ نماز عید فطر

ج۔ نماز جمعہ

۳۔ سب سے پہلی مسجد جو پیغمبر اسلام (ص) کے حکم سے بنائی گئی،
اس کا نام کیا ہے ؟

الف۔ مسجد قبا

ب۔ مسجد الحرام

ج۔ مسجد النبی

۴۔ نماز بہشت کی ________ ہے ؟

الف۔ کنجی

ب۔ داخلہ کی شرط

ج۔ داخلہ کا امتحان

۵۔ کس صورت میں ایک شب و روز میں صرف ۱۵ رکعت نماز پڑھی جائیگی ؟

الف۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنے سے

ب۔ جب نماز آیات واجب ہو

ج۔ جب نماز صبح پڑھنے کے بعد سفر کرے

۶۔ نماز جماعت میں کم از کم کتنے افراد کی شرکت ضروری ہے ؟

الف۔ ۳ افراد

ب۔ ۲ افراد

ج۔ ۵ افراد

۷۔ مسلمانوں کے سب سے پہلے قبلہ کا کیا نام ہے ؟

الف۔ بیت المقدس

ب۔ مسجد الاقصیٰ

ج۔ مسجد ذو قبلتین

۸۔ نماز انسانی تعمیر کا کارخانہ اور نمازی اس کا ــــــــــ ہے ؟

الف۔ عظیم ترین ثمرہ

ب۔ عظیم ترین محصول

ج۔ محصول

۹۔ "تشہد" نماز کی کن رکعتوں میں پڑھا جائیگا؟

الف۔ آخری رکعت میں سلام سے پہلے

ب۔ دوسری رکعت میں سجدہ کے بعد

ج۔ دوسری اور آخری رکعتوں میں

۱۰۔ ان میں سے کون سے جگہوں پر پوری نماز نہیں پڑھی جائیگی؟

الف۔ وطن میں

ب۔ سفر، اگر دس روز کا قیام نہ ہو

ج۔ وہاں پر جہاں ۳۰ روز تک تردد کی حالت میں رہے

۱۱۔ اذان و اقامت میں کیا فرق ہے؟

الف۔ جملہ حی علی خیر العمل

ب۔ آخر میں جملہ لا الہ الا اللہ

ج۔ جملہ قد قامت الصلوۃ

۱۲۔ جملہ "اللہ الصمد" کا ترجمہ کیا ہے؟

الف۔ خدا بے نیاز ہے

ب۔ خدا بے نظیر ہے

ج۔ خدا پاک و منزہ ہے

۱۳۔ وہ کون سی نماز ہے، جس میں حمد و سورہ نہیں پڑھا جاتا؟

الف۔ نماز آیات

ب۔ نماز میت

ج۔ مستحبی نماز

۱۴۔ لڑکیوں اور عورتوں کو نماز کے دوران اعضاء بدن میں سے کون سا عضو چھپانا ضروری نہیں ہے؟

الف۔ چہرہ اور ہاتھوں کا گٹے تک

ب۔ چہرہ اور ہاتھوں کو گٹے تک اور پیروں کو ٹخنے تک

ج۔ تمام بدن کا چھپانا

۱۵۔ نماز مسافر کی رکعات کی تعداد کتنی ہے؟

الف۔ ۱۲ رکعت

ب۔ ۱۰ رکعت

ج۔ ۱۱ رکعت

۱۶۔ نافلہ، نماز صبح کتنی رکعت ہے اور کب پڑھی جاتی ہے؟

الف۔ ۲ رکعت اور نماز صبح سے پہلے

ب۔ ۲ رکعت اور اذان صبح سے پہلے

ج۔ ۴ رکعت اور اذان صبح سے طلوع آفتاب کے درمیان تک

اساتذہ محترم ان سوالت کے ذریعہ اپنے شاگردوں کے درمیان مقابلہ رکھ سکتے ہیں اور اس میں کامیاب ہونے والوں کو تشویقی انعامات دے سکتے ہیں۔

نشر مطاف